ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

27

www.tanzeem.org

2 تا 8 جولائی 2013ء/ 22 تا 28 شعبان المعظم 1434ھ

اس شمارے میں

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے

روزہ اور قیام اللیل کا مقصد

حیاتِ دنیا کی حقیقت

فلک دیکھ، فضا دیکھ!

مریض کا روزہ

بجٹ 14-2013: حقائق کیا ہیں؟

زہراوی: دنیا کا پہلا سرجن

رجوع الی القرآن کورس
مشاہدات و تاثرات

تنظیم اسلامی کے تحت ہونے والے
دورۂ ترجمہ قرآن پروگراموں کی فہرست

دعوت دین کے ساتھ آپ کا رویہ

”فیصلہ اس پر نہیں ہونا کہ لوگوں کا رویہ کیا تھا؟ بلکہ فیصلہ تو اس پر ہونا ہے کہ دعوتِ دین کے ساتھ میرا اپنا رویہ کیا تھا؟ اقامت دین کا قافلہ آج راستے کے جس پیچ وخم میں الجھا ہوا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ کام نہیں بڑھ رہا یا لوگوں میں طلب نہیں ہے یا خیر کا جذبہ سرے سے مفقود ہو گیا ہے یا لوگ باطل نظاموں اور خواہشات نفس کی غلامی پر اتنے راضی ہو گئے ہیں کہ اب اصلاحِ احوال کی کوئی صورت ہی باقی نہیں رہی۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ زمین پیاسی ہے مگر آج کا صاحب کرم برسنے کو تیار ہی نہیں۔ جو دل زندہ ہونے اور بیداری کے مدعی ہیں وہ آگے بڑھنے کے لیے اور ثبوت زندگی دینے کے لیے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پہلے ایک ہجوم اکٹھا ہو جائے، جلسے کی حاضری کوئی اور فراہم کر دے اور ہم خطاب کی بساط سجانے کے لیے اور وعظ و نصیحت کا دریا بہانے کے لیے آ جائیں۔ کچھ حضرات تو منزل کے اس مقام پر رکے کھڑے ہیں اور کچھ اپنی بے بضاعتی اور انکساری کو آڑ بنائے ہوئے ہیں۔ ہمیں تو اپنی آنکھوں سے ان دونوں حجابوں کو اٹھانا ہے اور حالات زمین کو بر سر زمین دیکھتے ہوئے کتاب الٰہی کی روشنی میں اور سنت رسالت ﷺ پناہ کی رہ نمائی میں اپنا جائزہ لینا ہے، خود متحرک ہونا ہے، تاکہ حرکت ہمارے وجود میں پیدا ہو اور پھر یہی تموّج ہمارے گھر کی فضاؤں میں آئے۔ ہمارے افرادِ خانہ کے کردار میں ابھرے۔ ہمارے گھر نمونے کے گھر بنیں اور ہمارے اہل خانہ زبان سے دعوت نہ بھی دیں تو ان کا طرزِ عمل آس پاس کے ماحول میں اسی طرح کی تبدیلی پیدا کر دے، جس کے بارے میں سید مودودیؒ نے کہا تھا کہ فریضۂ اقامت دین کو سمجھنے والا آدمی جس ماحول میں رہتا ہو، وہاں اس کی طرف لوگوں کی نگاہیں بھی اٹھنی چاہئیں کہ یہ ہے وہ جو خود تبدیل ہو گیا ہے اور اس کی طرف لوگوں کی انگلیاں بھی اٹھنی چاہئیں کہ یہ ہے وہ جو تبدیلی بھی لے آئے گا۔ بس اللہ کا تو ہم سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم جو ہیں اور جتنے ہیں، جیسے ہیں، اپنے آپ کو سمیٹیں۔ اپنے حال واحوال پر نگاہ رکھیں اور جس معیار کو ہم نے اپنا مطلوب قرار دیا ہے، اس کی طرف اپنی پیش قدمی کو رواں دواں رکھیں۔“

حکیم سید محمود احمد سرو سہارنپوریؒ

سورۃ ابراہیم

(آیات: 1 تا 4)

ڈاکٹر اسرار احمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓرٰ ۟ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِیۡدِۣ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا عَلَی الۡاٰخِرَۃِ وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ یَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمۡ ؕ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴﴾

تمہیدی کلمات

سورۂ ابراہیم کا سورۃ الرعد کے ساتھ جوڑے کا تعلق ہے۔ ان دونوں سورتوں میں کئی ایسی آیات ہیں جو سورۃ البقرۃ کی بعض آیات کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔

سورۃ الرعد میں کسی نبی یا رسول کا ذکر نام کے ساتھ نہیں آیا‘ اسی طرح سورۂ ابراہیم میں بھی انبیاء و رسل ﷺ کا تذکرہ قدرے مختلف انداز میں آیا ہے۔ شروع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر چند آیات میں کرنے کے بعد زمانہ قبل کے سب انبیاء و رسل ﷺ کا ذکر جمع کے صیغے میں ایک ساتھ کیا گیا ہے‘ جبکہ آخر میں اختصار کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے اس سورۃ کا نام بھی آپؑ سے منسوب ہے۔

آیت ۱ ﴿الٓرٰ ۟﴾ ا‘ ل‘ ر۔

اس مقام پر حروفِ مقطعات کے بارے میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ مکی سورتوں کے اس سلسلے کے پہلے ذیلی گروپ کی تینوں سورتوں (یونس‘ ہود اور یوسف) کا آغاز الٓرٰ سے ہو رہا ہے‘ جبکہ دوسرے ذیلی گروپ کی پہلی سورۃ (الرعد) الٓمّٓرٰ سے اور دوسری دونوں سورتیں (ابراہیم اور الحجر) پھر الٓرٰ سے ہی شروع ہو رہی ہیں۔

﴿کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ﴾ ’’(اے نبی ﷺ!) یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے آپ کی طرف تاکہ آپ نکالیں لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف‘ اُن کے رب کے اذن سے‘‘

قرآن کریم میں اندھیرے کے لیے لفظ ’’ظُلُمات‘‘ ہمیشہ جمع اور اس کے مقابلے میں ’’نُور‘‘ ہمیشہ واحد استعمال ہوا ہے۔ چونکہ کسی فرد کی ہدایت کے لیے فیصلہ اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے‘ اس لیے فرمایا کہ آپ ﷺ کا انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانے کا یہ عمل اللہ کے حکم اور اس کی منظوری سے ہوگا۔

﴿اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۱﴾﴾ ’’اُس ہستی کے راستے کی طرف جو سب پر غالب اور اپنی ذات میں خود محمود ہے۔‘‘

آیت ۲ ﴿اللّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ﴾ ’’وہ اللہ جس کی ملکیت ہے ہر وہ شے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔‘‘

﴿وَ وَیۡلٌ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِیۡدِۣ ۙ﴿۲﴾﴾ ’’اور بربادی ہے کافروں کے لیے ایک سخت عذاب سے۔‘‘

آیت ۳ ﴿الَّذِیۡنَ یَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا عَلَی الۡاٰخِرَۃِ﴾ ’’وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں‘‘

یہ آیت ہم سب کو دعوت دیتی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے گریبان میں جھانکے اور اپنی ترجیحات کا تجزیہ کرے کہ اس کی مہلتِ زندگی کے اوقات کار کی تقسیم کیا ہے؟ اس کی بہترین صلاحیتیں کہاں کھپ رہی ہیں؟ اور اس نے اپنی زندگی کا بنیادی نصب العین کس رخ پر متعین کر رکھا ہے؟ پھر اپنی مشغولیات میں سے دنیا اور آخرت کے حصے الگ الگ کر کے دیکھے کہ دُنیوی زندگی (مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ) کو سمیٹنے کی اس بھاگ دوڑ میں سے اصل اور حقیقی زندگی (خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی) کے لیے اس کے دامن میں کیا کچھ بچتا ہے؟

﴿وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ یَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۳﴾﴾ ’’اور وہ روکتے ہیں اللہ کے رستے سے اور اس کے اندر کجی تلاش کرتے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ بہت دور کی گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔‘‘

اللہ کے راستے سے روکنے کی مثالیں آج بھی آپ کو قدم قدم پر ملیں گی۔ مثلاً ایک نوجوان کو اگر اللہ کی طرف سے دین کا شعور اور متاعِ ہدایت نصیب ہوئی ہے اور وہ اپنی زندگی کو اسی رخ پر ڈالنا چاہتا ہے تو اس کے والدین اور دوست احباب اس کو سمجھانے لگتے ہیں‘ کہ تم اپنے کیریئر کو دیکھو‘ اپنے مستقبل کی فکر کرو‘ یہ تمہارے دماغ میں کیا فتور آ گیا ہے؟ غرض وہ کسی نہ کسی طرح سے اسے قائل کر کے اپنے اسی رستے پر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں جس پر وہ خود اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔

آیت ۴ ﴿وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمۡ ؕ﴾ ’’اور ہم نے نہیں بھیجا کسی رسولؑ کو مگر اُس کی قوم کی زبان ہی میں تاکہ وہ ان کے لیے (اللہ کے احکام) اچھی طرح واضح کر دے۔‘‘

یعنی ہر قوم کی طرف مبعوث رسول پر وحی اُس قوم کی اپنی ہی زبان میں آتی تھی تاکہ بات کے سمجھنے اور سمجھانے میں کسی قسم کا ابہام نہ رہ جائے‘ اور ابلاغ کا حق ادا ہو جائے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی گئی تو عبرانی زبان میں دی گئی جو آپؑ کی قوم کی زبان تھی۔

﴿فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ﴾ ’’پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔‘‘

اس کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے اسے جو چاہتا ہے گمراہ ہونا اور ہدایت دیتا ہے اس کو جو چاہتا ہے ہدایت حاصل کرنا۔

﴿وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴﴾﴾ ’’اور وہ زبردست ہے‘ کمال حکمت والا۔‘‘

”(اے علیؓ) اللہ کی قسم! اگر اللہ تیرے ذریعے سے ایک آدمی کو بھی راہِ راست پر چلنے کی توفیق دے تو یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ ملیں۔“ (الحدیث)

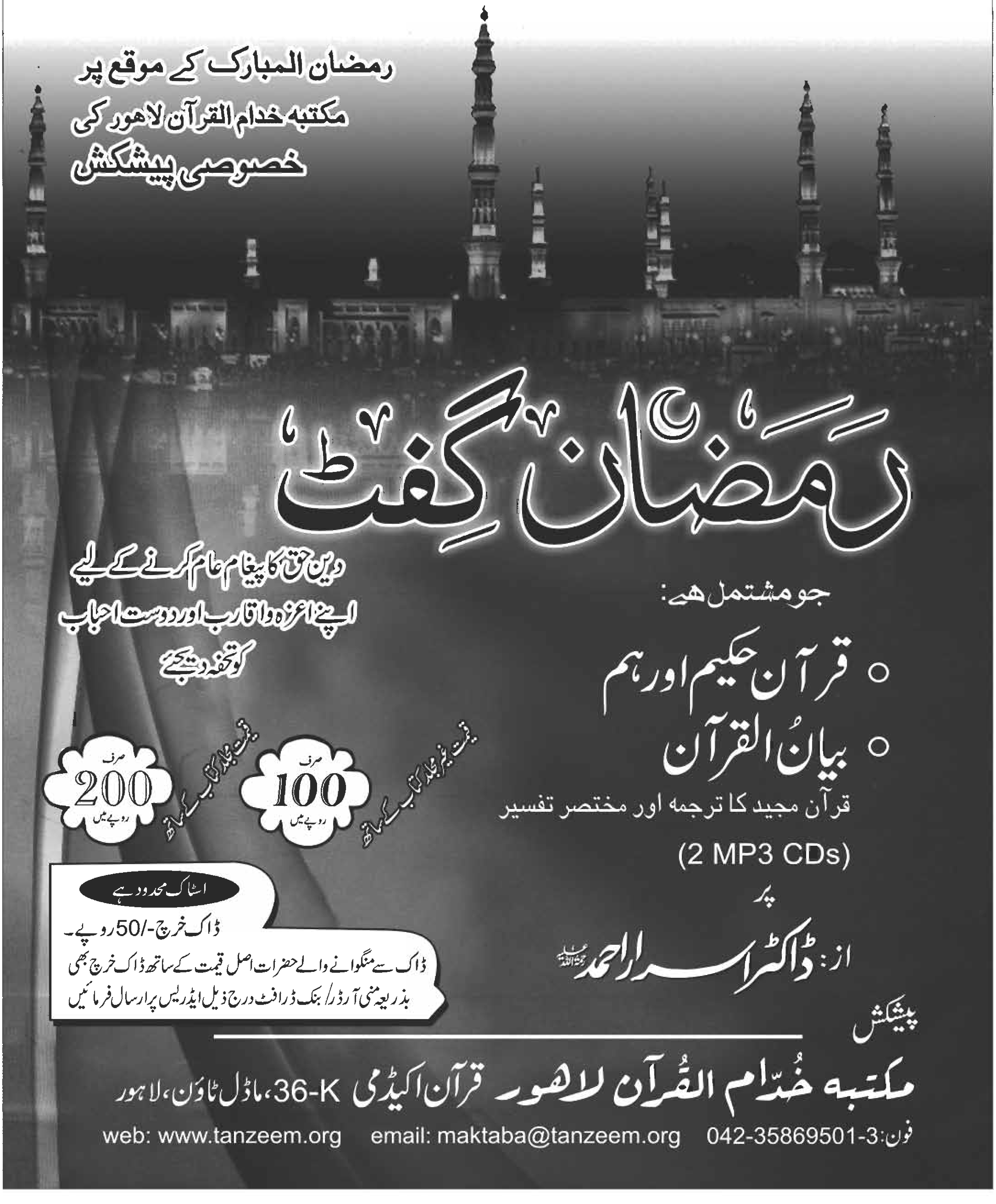

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے

پنجابی کی ایک ضرب المثل ہے: ''ات خدادا ویر'' یعنی جب کوئی برائی کی تمام حدود عبور کر جائے تو اللہ خود اس کے دشمن کی حیثیت سے سامنے آتا ہے، اور جس کا خدا دشمن ہو جائے اسے کون بچائے گا۔ فرض کیجیے، ایسا انسان وقتی طور پر اور ظاہراً بچ بھی جائے تو سمجھ لو اللہ اسے زندگی میں مزید ذلیل و رسوا کرنا چاہتا ہے۔ اللہ رب العزت تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ تمام انسان بھی اس کی مخلوق ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ خالق کو مخلوق سے محبت ہوتی ہے۔ اگرچہ خالق و مالک رب پر کوئی قانون‘ ضابطہ یا لائحہ عمل لازم کرنے کی سوچ بھی احمقانہ اور جاہلانہ ہوگی، لیکن اس دنیا میں انسان نے جو کچھ پڑھا‘ دیکھا اور سنا اور جس چیز پر تاریخ کی گواہی حاصل کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی انسان انسانوں پر ظلم و ستم ڈھانے اور دینی شعائر کا استہزاء کرنے کے معاملے میں ایک حد سے گزر جائے تو وہ رب کائنات جو رحیم و شفیق ہے اور عفو و درگزر جس کی سنت ہے ایسے انسان کے لیے اس کا جبار و قہار اور منتقم ہونا حقیقت میں تو آخرت میں ہی ظاہر ہوگا لیکن اسے وہ نشانِ عبرت اس دنیا میں بھی بنا تا ہے۔

آج پاکستان ہی نہیں، دنیا بھر میں جنرل (ر) پرویز مشرف موضوع بحث بنا ہوا ہے کہ اسے آئین شکنی کے جرم میں پابند سلاسل کر دیا گیا ہے اور پاکستان کے آئین کے مطابق یہ سنگین غداری کا ارتکاب ہے اور آئین پاکستان کا آرٹیکل 6 اس پر سزائے موت یا عمر قید تجویز کرتا ہے۔ یقیناً کسی ملک کے شہری کا اپنے ملک کے آئین کو توڑنا جرم ہے۔ لیکن حقیقت میں جس جرم یا جن جرائم کی پاداش میں آج پرویز اس شہر میں قید ہے جہاں کبھی وہ شاہانہ طمطراق سے نکلتا تھا اور مکے لہرا کر انسانوں کے قتل عام کا فخر سے اعلان کرتا تھا‘ وہ صرف آئین شکنی کا جرم نہیں۔ ذرا غور فرمایئے، کس طرح اللہ ربّ العزت اسے گھیر کر اس پنجرے میں لایا ہے۔ اس کے خاندان‘ اس کے دوستوں‘ پارٹی لیڈروں اور اس کے غیر ملکی آقاؤں نے اسے سختی سے منع کیا کہ پاکستان مت جاؤ، وہاں تم پھنس سکتے ہو۔ شنید یہ ہے کہ خود جنرل کیانی نے اسے روکا کہ پاکستان مت آؤ، فوج تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکے گی۔ دروغ بر گردن راوی۔ لیکن اس کے دماغ پر یہ سوار تھا کہ میرے فیس بک پر لاکھوں فرینڈز ہیں۔ ساری روشن خیال دنیا میرا دم بھرتی ہے۔ پھر پاکستان میں کسی بھی ریٹائرڈ جنرل کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں۔ میں تو پاکستان کا آرمی چیف رہا ہوں۔ ہماری رائے میں یہ سب دنیوی سطح کی دلیلیں ہیں۔ حقیقت میں جب کوئی شخص اپنی ''ات'' سے خدا کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مت مار دیتا ہے۔ وہ خود اپنا دشمن بن کر ایسے اقدامات کرتا ہے کہ دنیا میں بھی بدترین خسارے کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو شخص اقتدار کے سٹیج پر کتے کے پلّے گود میں لیے نمودار ہوا اس کا انجام اسی جانور کی مانند ہوتا نظر آتا ہے، جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ وہ بھوکا بھی اور بھرے ہوئے پیٹ بھی دونوں صورتوں میں زبان باہر نکالے سونگھتا پھرتا ہے۔ جنرل پرویز مشرف اُس کمال پاشا کو اپنا آئیڈیل قرار دیتا تھا جس نے ترکی سے اللہ کے دین کی بیخ کنی کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ اگر جنرل پرویز مشرف کے بس میں ہوتا تو وہ بھی اذان پر پابندی لگاتا، عربی زبان کو پاکستان سے نکالنے کی کوشش کرتا اور علمائے کرام کا جہاز سمندر میں غرق کرنے کی کوشش کرتا۔ لیکن جو کچھ پرویز مشرف نے کیا وہ ایک لحاظ سے ان اقدامات سے بھی کہیں بڑھ کر تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ایک فرمان مبارک ہے جس کا مفہوم ہے کہ اگرچہ اللہ کا گھر بڑی حرمت والا ہے‘ انتہائی مقدس ہے، لیکن ایک مؤمن کی جان اس سے زیادہ حرمت والی اور مقدس ہے۔

تا خلافت کی بنا‘ دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان‘ نظامِ خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

بانی: اقتدار احمد مرحوم

2 تا 8 جولائی 2013ء — جلد 22
22 تا 28 شعبان المعظم 1434ھ — شمارہ 27

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد‘ طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس‘ ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے‘ علامہ اقبال روڈ‘ گڑھی شاہو‘ لاہور-54000
فون: 36316638-36366638 فیکس: 36313131
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے‘ ماڈل ٹاؤن‘ لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا------------------ (2000 روپے)
یورپ‘ ایشیا‘ افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ‘ کینیڈا‘ آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ‘ منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پرویز مشرف نے امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بن کر افغانستان اور پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا اور کتنوں ہی کو زندہ فروخت کر دیا۔ بے غیرتی‘ بے حمیتی اور ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی کتاب میں اس کا فخر سے اعتراف کرتا ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان اس خطے میں ایک ایسی کونپل بن کر پھوٹی تھی کہ اگر پھول بن جاتی تو ایک عالم اس کی مہک سے معطر ہو جاتا، لیکن اس ظالم اور فاسق انسان نے اسلام کے بدترین دشمن امریکہ کے ساتھ مل کر اسے مسل ڈالا اور افغانستان ایک مکمل اسلامی فلاحی ریاست نہ بن سکا۔

امریکہ کے افغانستان پر حملہ آور ہونے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ وسطی ایشیا کے معدنی ذخائر کی لوٹ مار کرنا چاہتا ہو‘ وہ چین کا محاصرہ کرنا چاہتا ہو‘ وہ روس اور بھارت پر نگاہ رکھنا چاہتا ہو وغیرہ وغیرہ، لیکن ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ امریکہ کے افغانستان پر حملہ آور ہونے کی اصل اور بنیادی وجہ دنیا میں کسی اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کو روکنا تھی۔ اس لیے کہ ہم چاہے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں امریکہ اور مغرب کی استحصالی قوتیں خوب جانتی ہیں کہ اسلام ایک ایسا عادلانہ اور مکمل نظام حیات رکھتا ہے، جس سے انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال ختم ہو جاتا ہے۔ اسلامی نظام ان کے قائم کردہ سرمایہ دارانہ نظام کے لیے موت کا پیغام ہوگا جسے مسلط کر کے سرمایہ پرستوں کے ایک منظم گروہ نے دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے، جس کے ذریعے وہ اربوں انسانوں کا خون چوس رہے ہیں۔

جنرل پرویز نے انسانوں کے ساتھ ساتھ انسانی اقدار کا بھی قتل عام کیا۔ اخلاق اور حیا کو بھی پاکستان سے نیست و نابود کرنے کی بھرپور کوشش کی اور ہمیں اعتراف کرنا ہوگا کہ وہ بہت حد تک کامیاب بھی رہا۔ جنرل پرویز نے پاکستان کی فوج کی ساکھ تباہ کر دی۔ وہ قوم جو پاک فوج زندہ باد کے نعرے لگایا کرتی تھی اب اپنے درمیان کسی وردی والے کو برداشت کرنے کو تیار نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پرویز کو فوج کو حکم دینا پڑا کہ بازاروں میں وردی پہن کر مت جایا کرو کیونکہ زبانی لعن طعن سننے کے ساتھ ساتھ ان کی جانوں کو بھی خطرات لاحق ہو گئے تھے۔ لہٰذا پرویز مشرف کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، کم ہو رہا ہے۔ لیکن مسلمانان پاکستان کے لیے لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ کیا ہم نے صرف آئین شکنی کرنے والوں کو راستہ روکنا ہے اور کیا صرف ان کا راستہ روک کر ہم قائداعظم کے مرتے ہوئے پاکستان کو بچا سکیں گے۔ ہم اس رائے سے ہرگز ہرگز اتفاق نہیں کرتے۔ ہمیں اس کردار کا راستہ روکنا ہوگا جو پرویز مشرف نے آئین شکنی کے بعد ادا کیا۔ اگرچہ ہم اپنے اعمال اور اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی ہم اندھیروں کی طرف سفر جاری رکھے ہوئے ہیں‘ ہم کھائی میں اترتے جا رہے ہیں اور بچنے کے لیے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا دامن تھامنے کی بجائے اور اللہ کی کتاب کو راہنما اور امام بنانے کی بجائے طاغوت ہی کو مدد کے لیے پکارے جا رہے ہیں۔ گویا اسی عطار کے لونڈے سے دوا لینے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں، اسی کو باعث شفا سمجھتے ہیں۔ پرویز مشرف اس دنیوی آئین کو توڑنے پر انجامِ بد کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہم بحیثیت قوم اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے 66 سال سے عہد شکنی کر رہے ہیں بلکہ اس کے خلاف غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہمیں اپنا انجام بھی سوچ لینا چاہئے۔ یاد رکھیے، اقوام کا معاملہ اشخاص سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ آئیے، انصاف سے سوچیں کہ کیا ہم بحیثیت قوم ”ات“ نہیں اٹھا چکے؟ کیا ہم ریڈ لائن کراس نہیں کر چکے؟ خدارا پلٹیے‘ یوٹرن لیجیے اس لیے کہ وقت کم اور کرنے کو بہت کچھ ہے۔ شاعر مشرق تنبیہ کرتے ہیں ؎

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف!

آئیے، پرویز مشرف کے انجام بد پر نگاہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ علامہ کے اس شعر کے پس منظر میں اپنے گریبان میں بھی منہ ڈالیں۔

بیابہ مجلس اسرار

صیام وقیام رمضان کا مقصد

صیام وقیامِ رمضان کی اصلی غایت وحکمت اور ان کا اصل ہدف ومقصود ایک جملے میں اس طرح سمویا جا سکتا ہے کہ: ایک طرف روزہ انسان کے جسدِ حیوانی کے ضعف واضمحلال کا سبب بنے تاکہ رُوحِ انسانی کے پاؤں میں پڑی ہوئی بیڑیاں کچھ ہلکی ہوں اور بہیمیت کے بھاری بوجھ تلے دبی ہوئی اور سسکتی اور کراہتی ہوئی رُوح کو سانس لینے کا موقع ملے۔ اور دوسری طرف قیام اللیل میں کلامِ ربانی کا روح پرور نزول اُس کے تغذیہ وتقویت کا سبب بنے۔ تاکہ ایک جانب اس پر کلامِ الٰہی کی عظمت کماحقہٗ منکشف ہو جائے اور وہ اچھی طرح محسوس کرے کہ یہی اُس کی بھوک کو سیری اور پیاس کو آسودگی عطا کرنے کا ذریعہ اور اُس کے دُکھ کا علاج اور درد کا درماں ہے! اور دوسری جانب رُوحِ انسانی از سرِ نو قوی اور توانا ہو کر ”اپنے مرکز کی طرف مائلِ پرواز“ ہو‘ گویا اس میں تقرب الی اللہ کا داعیہ شدت سے بیدار ہو جائے اور وہ مشغولِ دعا ومناجات ہو‘ جو اصل رُوح ہے عبادت کی اور لُبِ لُباب ہے رُشد وہدایت کا!

دوسری بدنی اور مالی عبادتوں کا حاصل ہے تزکیہ وتطہیر نفس‘ وہاں صومِ رمضان کا حاصل ہے تغذیہ وتقویتِ رُوح‘ جو متعلق ہے براہِ راست ذاتِ خداوندی کے ساتھ۔ لہٰذا روزہ ہوا خاص اللہ کے لیے۔ اب چاہے یوں کہہ لیں کہ وہ خود ہی اس کی جزا دے گا یا یوں کہہ لیں کہ وہ خود ہی بہ نفسِ نفیس اس کا انعام ہے‘ کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ خدا تو منتظر رہتا ہے کہ جیسے ہی کوئی بندہ خلوص واخلاص کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو‘ وہ بھی بکمالِ شفقت وعنایت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ ایک حدیثِ قدسی کی رُو سے اگر بندہ اُس کی جانب چل کر آتا ہے تو وہ بندے کی جانب دوڑ کر آتا ہے‘ اور اگر بندہ اُس کی طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو وہ بندے کی طرف ہاتھ بھر بڑھتا ہے۔ گویا بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں! راہ دکھلائیں کسے؟ رہرو منزل ہی نہیں!

(بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے کتابچہ ”عظمت صوم“ سے ایک اقتباس)

حیاتِ دنیا کی حقیقت

سورۃ الحدید کی آیت 20 کی روشنی میں

مسجد قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی کے خصوصی مشیر برائے تربیتی امور محترم رحمت اللہ بٹر کے 21 جون 2013ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[خطبہ مسنونہ اور آیات قرآنی کی تلاوت کے بعد]

حضرات! آپ پچھلے چند اجتماعات جمعہ سے سورۃ الحدید پر امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب حفظہ اللہ کا خطاب سن رہے ہیں۔ اس سورت کی آیات 1 تا 15 تک کا بیان ہو چکا ہے۔ آج جبکہ امیر تنظیم اسلامی یہاں موجود نہیں ہیں۔ مجھے بھی اسی سورت کی آیت 20 پر گفتگو کرنی ہے، ان شاء اللہ۔ آیئے، اس آیت کا مطالعہ کریں۔ فرمایا:

﴿اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ﴾

''جان رکھو کہ دُنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (وآرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (وستائش) اور مال واولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (وخواہش) ہے۔''

یہاں دنیا کی فانی زندگی کے پانچ مراحل کا تذکرہ ہے، جن سے کہ بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے والا ہر انسان گزرتا ہے۔ یہ مراحل درج ذیل ہیں:

1۔ ''لعب'' (کھیل تماشا)۔ دنیا کی زندگی کھیل تماشا ہے۔ اِس سے انسان کے بچپن اور معصومیت کے زمانے کی طرف اشارہ ہے، جس میں انسان کی زندگی کا عنوان ہی کھیل کود ہوتا ہے۔ بچوں کی زندگی کھیل کود سے عبارت ہوتی ہے۔ وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں، جیسے ہی وہ ختم ہوتا ہے دوسرا شروع کر دیتے ہیں۔ اُن کی نظر میں اُن کی زندگی بامعنی تب ہی ہوتی ہے جب وہ کھیلنے میں مشغول ہوں۔ اگر آپ انہیں کھیل سے روک دیں اور پڑھائی کے لئے بٹھائیں تو اُنہیں سخت ناگوار گزرتا ہے اور یہ پابندی قید بامشقت دکھائی دیتی ہے۔ اور نادانی کے سبب اُس وقت وہ آپ کو ظالم سمجھتے ہیں کہ آپ نے انہیں کھیل سے روک کر پڑھائی کے لئے بٹھا دیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ بات تو آپ جانتے ہیں کہ اُن کی تعلیم وتربیت کی غرض سے انہیں پڑھائی کے لئے بٹھانا پڑے گا، خواہ انہیں یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

2۔ ''لھو'' (تماشا) یہاں لطیف اشارہ نوجوانی یا لڑکپن کی طرف ہے۔ اِسے آپ ''Teen age'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ عمر کا یہ حصہ نہایت حساس اور خطرات سے بھرپور ہوتا ہے۔ اِس لئے کہ اِس میں کھیل کود اور تفریح میں کچھ آوارگی کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں میں لذت پسندی آ جاتی ہے۔ چنانچہ فلم بینی، عشقیہ گانے گانے، موسیقی سننے اور ناول پڑھنے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ نفسیاتی اعتبار سے یہ مرحلہ دنیا کے ہر خطے کے نوجوانوں پر آتا ہے۔

3۔ ''زینۃٌ'' (آرائش وزیبائش)۔ نوجوانی کے ساتھ ہی جوانی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اِس میں آدمی اپنی زیب وزینت پر خصوصی توجہ دیتا ہے۔ اپنے لباس اور وضع قطع کا خیال رکھتا ہے۔ بچپن کے دور میں ساری توجہ کھیل کود پر ہوتی ہے اور آدمی کو اپنی اور اپنے لباس کی صفائی ستھرائی کا خیال نہیں ہوتا، مگر اس مرحلے میں اُس کی دلچسپی کا اصل میدان زینت وآرائش ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ اپنا بہت سا وقت آئینے کے سامنے گزارتا ہے، اپنے بالوں کو سنوارتا ہے، اپنے لباس اور ہیر سٹائل کو جدید فیشن کے مطابق بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

4۔ ''تفاخر'' (تمہارا آپس میں فخر کرنا) پھر ایک دور ایسا آتا ہے جس میں انسان کو اپنی کسی صلاحیت اور قابلیت پر فخر کرنا بڑا اچھا لگتا ہے۔ اُس کے اندر دوسروں پر اپنی برتری قائم کرنے اور اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی خواہش کا غلبہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایڈلر نے کہا ہے کہ ہر انسان کے اندر ''حبِ تفوّق'' کا جذبہ پایا جاتا ہے اور یہ جذبہ اپنا عملی اظہار اور تسکین چاہتا ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ انسان دوسروں پر غالب ہو۔ مثلاً وہ اپنے فن میں نمایاں ہو یا اُسے کوئی سیاسی حیثیت اور عہدہ حاصل ہو وغیرہ۔

5۔ ''تکاثر فی الاموال والا ولاد''

(مال واولاد کی کثرت کی خواہش) انسان پر ایک دور ایسا آتا ہے جب اُس میں مال واولاد کی بہتات کی طلب اور حرص وہوس بڑھ جاتی ہے۔ اِس عمر میں بڑے میاں کو یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ آیا بچوں نے کاروبار ٹھیک طریقے سے سنبھالا ہے یا نہیں۔ اُس کی تجارت میں ترقی ہو رہی ہے یا نہیں۔ جائیداد، فیکٹریوں اور کارخانوں میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں ہوا، اگر نہیں ہوا تو کیوں؟ میں نے اتنے پلازے بنائے تھے اُن کی تعداد میں اضافہ کیوں نہیں ہوا۔ ہر وقت اُسے یہی ہوس فکرمند رکھتی ہے، یہاں تک کہ وقت اجل آ جاتا ہے۔ آگے دنیا کی زندگی کی بے ثباتی کے بیان کیلئے کھیتی اور فصل کی مثال دی گئی ہے۔ فرمایا:

﴿کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ۭ﴾

''(اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اُگتی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے، پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔''

دنیا کا سارا مال ومتاع فانی اور زائل ہونے والا ہے۔ جیسے ایک لہلہاتی فصل کی رونق چند روزہ ہوتی ہے، پھر وہ زرد پڑ جاتی ہے اور آدمی اور جانور اس کو روند کر چورا کر دیتے ہیں۔ اُس کی شادابی اور خوبصورتی کا نام ونشان نہیں رہتا، یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے۔ لہٰذا اس دنیا کی پونجی کے دھوکے میں آ کر اپنی عاقبت برباد نہ کرو۔

زیر بیان آیت میں حیات دنیوی کے لئے ایک تمثیل کھیل اور تماشا کی لائی گئی ہے۔ یہی تمثیل سورۃ العنکبوت کی آیت 64 میں بھی آئی ہے۔ فرمایا: ﴿وَمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (٦٤)﴾ ''اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل تماشا ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش یہ (لوگ) سمجھتے۔''

غور کیجئے! قرآن مجید دنیا کی زندگی کو کھیل تماشا قرار دیتا ہے۔ اس لئے کہ یہ زندگی حقیقی زندگی نہیں ہے۔ اس زندگی کے ساتھ مشقت، رنج وغم، دکھ بیماری اور نقصان لگا ہوا ہے۔ انسان ہر وقت انہی تفکرات میں کھویا رہتا ہے۔ زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے، جو اس قسم کے خطرات اور اندیشوں سے پاک ہو گی۔ جو لوگ دنیا کی

امتحان گاہ میں اللہ کے احکامات کے مطابق چلیں گے، انہیں آخرت میں کوئی مشقت اور محنت نہیں کرنی پڑے گی، نہ کبھی وہ کوئی رنج ہی اُٹھائیں گے۔ رب رحیم کی طرف سے اعلان ہوگا کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ یہ ہے اصل اور حقیقی زندگی جو سلامتی والی اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ قرآن مجید بعض حقائق کو تمثیلوں سے سمجھاتا ہے۔ یہاں بھی فرمایا گیا کہ دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشا ہے۔ گویا یہ ایک ڈرامے کی مانند ہے۔ جیسے ڈرامے میں مختلف لوگوں کو مختلف کردار دے دیئے جاتے ہیں، کسی کو بادشاہ بنا دیا جاتا ہے اور کسی کو اُس کا وزیر۔ کسی کو جاگیردار اور کسی کو ہاری کا کردار دے دیا جاتا ہے۔ کسی کو ملکہ اور کسی کو باندی بنا دیا جاتا ہے۔ یہ سارے کردار ڈائریکٹر الاٹ کرتا ہے اور انہیں ادا کرنے کے لئے وہی ہدایات بھی دیتا ہے۔ پھر یہ کردار الل ٹپ الاٹ نہیں ہوتے بلکہ ڈائریکٹر یہ دیکھتا ہے کہ کس آدمی میں کون سی صلاحیت ہے۔ کون شخص کون سا کردار بہتر ادا کر سکتا ہے۔ اُسی کے مطابق ہر شخص کو کردار ملتا ہے۔ زندگی کے اس کھیل میں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے مختلف کردار دے دیئے ہیں۔ کسی کو شاہ بنا دیا، کسی کو گدا۔ کسی کو صحت سے نوازا، کسی کو بیماریوں کا شکار بنا دیا۔ یہ سب کردار عارضی اور امتحان کے لئے ہیں۔ دنیا کے عہدے، حیثیتیں، خوشیاں، غم، دکھ، بیماریاں، شہرت اور ناموری ختم ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کردار دے کر آزما رہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ دنیا کی حقیقت کو سامنے رکھ کر زندگی گزاریں اور اللہ کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق شاہراہ حیات پر سفر کریں۔ پھر یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ انسان کو جو کردار دیا گیا ہے، وہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہے، اُس میں انسان کی اپنی کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ ایک انسان سیاہ رنگت لے کر پیدا ہوتا ہے، ایک دوسرا گندمی رنگت کے ساتھ دنیا میں آتا ہے، ایک اور شخص سفید رنگت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ مختلف نسلوں، مختلف قوموں، قبیلوں اور مختلف خطوں میں جنم لیتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں اللہ کی عطا ہیں۔ ان میں انسان کی اپنی کوئی مرضی یا دخل شامل نہیں، لہٰذا انہیں برتری یا کمتری کے اظہار کا ذریعہ ہرگز نہیں بنانا چاہیے۔ قرآن مجید صاف لفظوں میں کہتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ﴾

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت (کے جوڑے) سے پیدا کیا۔ اور تمہارے گروہ اور قبیلے بنا دیئے، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو (یاد رکھو یہ چیزیں وجہ فضیلت نہیں، صرف پہچان کا ذریعہ ہیں)۔ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے کرامت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہے“۔ کسی خاص قبیلے میں پیدا ہو جانا، باعث فضیلت نہیں ہے۔ انسانی شرف اور فضیلت میں سارے انسان برابر ہیں۔ کسی کو پیدائشی اعتبار سے دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ یہی بات رسول کریم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! آج میں جہالت کی تمام عصبیتوں کو اپنے پاؤں تلے روند کر جا رہا ہوں۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ کسی گورے کو کالے پر، کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں انسان کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ برتنے کا سامان ہے، ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾﴾ (القصص) ”اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور اس کی زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟“ انسان مالک نہیں ہے۔ اُسے صرف حق تصرف دیا گیا ہے اور وہ بھی ایک محدود وقت کے لئے۔ ایک وقت آئے گا جب انسان کو یہ سب کچھ چھوڑ کر یہاں سے خالی ہاتھ جانا پڑے گا۔ انسان جب بھی اس دھوکے میں پڑ جاتا ہے کہ وہ مال کا مالک ہے، تو ٹھوکر کھا جاتا ہے، اور بسا اوقات حلال و حرام کی بھی پروا نہیں کرتا۔ بہرحال اللہ نے ہمیں حق تصرف دیا ہے، کسی چیز کا مالک نہیں بنایا۔ ایمان والوں کے جان و مال کے بارے میں تو قرآن نے خاص طور پر کہا ہے کہ انہیں اللہ نے خرید لیا ہے، اور اس کے بدلے میں اُن سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (١١١)﴾ (التوبہ) ”اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں ان کے لئے بہشت (تیار کی) ہے۔“ سوچنے کی بات

پریس ریلیز 28 جون 2013ء — حافظ عاکف سعید

پرویز مشرف پر آرٹیکل 6 کے تحت آئین شکنی کا مقدمہ خوش آئند ہے، لیکن پرویز کا جرم عظیم یہ تھا کہ اُس نے اسلامی ریاست کے خلاف کفار کا ساتھ دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو شہید کرایا۔

پرویز مشرف کا اصل جرم امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف صلیبی قوتوں کا ساتھ دینا تھا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطبہ جمعہ کے دوران کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ پرویز مشرف پر اگرچہ آرٹیکل 6 کے تحت آئین شکنی کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے جو یقیناً ایک بڑا جرم ہے لیکن میری نظر میں پرویز مشرف کا جرم عظیم یہ تھا کہ اُس نے ایک اسلامی ریاست کے خلاف کفار کا ساتھ دیا، اور اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ مل کر پاکستان اور افغانستان میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ اِس قومی مجرم نے پاکستان میں ”روشن خیالی“ کے نام سے بے حیائی اور فحاشی کو عام کیا، اسلامی شعائر کا سرعام استہزا کیا، جس کی سزا اب ساری قوم بھگت رہی ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ آج ہم اس حالت کو کیوں پہنچے ہیں، ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے عہد شکنی کی اور پاکستان میں اسلامی نظام رائج نہ کیا۔ ہم نے سودی معیشت کو رواج دے کر اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ مول لی۔ اُنہوں نے علامہ اقبال کے اس شعر کی طرف توجہ دلائی کہ:

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف!

اُنہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کا نافذ نہ ہونا ہمارا اصل قومی جرم ہے۔ لہٰذا ہمیں پرویز مشرف کے انجام بد پر نگاہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ علامہ کے اس شعر کے پس منظر میں اپنے گریبانوں میں بھی منہ ڈالنا چاہیے۔ اُنہوں نے واضح طور پر کہا کہ پاکستان کا استحکام ہی نہیں سلامتی بھی اسلامی نظام کے قیام کے بغیر ممکن نہیں۔

(جاری کردہ مرکزی شعبہ اشاعت، تنظیم اسلامی)

یہ ہے کہ جب ہم اپنی جان ومال اللہ کے ہاتھ بیچ چکے ہیں تو پھر ہمارے پاس انہیں اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا اختیار کہاں باقی رہا۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی جان ومال کو اللہ کے احکامات کے مطابق استعمال کریں۔ اللہ نے ہمیں جو رول دیا ہے، اُسے اللہ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق ادا کریں، تاکہ ہماری آخرت سنور جائے۔ قرآن حکیم ہر شخص کے لئے ہدایت ہے خواہ وہ بادشاہ ہو یا وزیر، مرد ہو یا عورت، کارخانے دار ہو یا ملازم۔قرآن کو پوری انسانیت کے لئے ہدایت بنا کر نازل کیا گیا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ہدایت سے استفادہ کیا جائے۔ قرآن صرف حصولِ ثواب کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی اصل غرض وغایت یہ ہے کہ اس کی ہدایت سے فائدہ اُٹھایا جائے، اسے امام اور رہنما بنایا جائے، اس کے مطابق زندگی استوار کی جائے۔ یہ بڑی محرومی کی بات ہے کہ ہم قرآن جیسی عظیم الشان نعمت ہدایت سے استفادہ میں کوتاہی کریں اور اس کے پیغام کے سمجھنے اور اس کی زبان (عربی) سیکھنے کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی دُعا مانگتے ہیں۔ پورا قرآن ہماری اس دُعا کا جواب ہے۔ قرآن ہدایت، روشنی اور رہنمائی کا سامان ہے۔ یہ ہمیں رہنمائی دینے آیا ہے۔ یہ اصلاً مُردوں کے ایصال ثواب کے لئے نہیں آیا بلکہ زندوں کو راستہ دکھانے کے لئے اُترا ہے۔سورۃ یٰسین میں نبی کریم ﷺ سے خطاب کرکے فرمایا گیا:﴿ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴾ ”تاکہ اس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے“ (یٰسٓ:70) چونکہ یہ کتاب ہدایت ہے، لہٰذا اسے آسان ترین کتاب بنایا گیا ہے۔عربی زبان بولنے والوں کے لئے تو اسے سمجھنا اس لئے بھی آسان ہے کہ یہ انہی کی زبان میں اُترا ہے، دنیا کی دیگر زبانوں بالخصوص اردو بولنے والوں کے لئے بھی یہ نہایت آسان ہے۔اس لئے کہ عربی کے 70 فی صد الفاظ ہم پہلے ہی اردو میں استعمال کرتے ہیں۔لہٰذا قرآن کی زبان عربی کا سیکھنا اور یوں قرآن کا سمجھنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔ افسوس کہ ہم قرآن کو سمجھنے اور عربی سیکھنے کے لئے وقت نہیں نکالتے۔جب قرآن سمجھنے کی بات ہوتی ہے تو بالعموم یہ عذر کیا جاتا ہے کہ قرآن کی زبان عربی ہے اور ہم عربی نہیں جانتے۔حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں، اس لئے کہ اگر عربی نہیں آتی تو اسے سیکھا جانا چاہئے۔ کیا انگریزی ہماری زبان ہے؟ پھر انگریزی سیکھنے پر خصوصی توجہ کیوں دیتے ہیں؟ کیوں پہلی جماعت سے بچے کو انگریزی کا قاعدہ لاکر دیتے اور انگریزی سکھانا شروع کرا دیتے ہیں؟ انگریزی سیکھنے میں ہم 15,14 سال کیوں لگا دیتے ہیں؟ اس لئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری ضرورت ہے۔کیا (معاذ اللہ) قرآن کا سمجھنا ہماری ضرورت نہیں ہے؟ قرآن کا فہم تو ہماری اصلی، حقیقی اور بنیادی ضرورت ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ اس ضرورت کا احساس ہی دلوں میں نہیں رہا، لہٰذا اس سے غافل ہیں۔ اگر دلوں میں فہم قرآن کی ضرورت کا احساس ہو اور ہم قرآن کا ترجمہ سیکھنے کی طرف ذرا سی بھی توجہ دیں اور روزانہ 25,20 منٹ ہی اس کا براہِ راست ترجمہ لینا شروع کر دیں تو ایک سال میں پورا قرآن سمجھ میں آنا شروع ہو جائے گا اور تذکیر اور ہدایت حاصل ہونا شروع ہو جائے گی اور نتیجتاً آخرت میں فوز وفلاح سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

دنیا کی مثالیں بیان کرنے کے بعد فرمایا:

﴿ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ ﴾ (الحدید) ”اور آخرت میں (کافروں کیلئے) عذاب شدید اور (مومنوں کے لئے) اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی متاعِ فریب ہے۔“

آخرت میں دو ہی انجام ہوں گے۔ اگر اللہ سے بغاوت کے ساتھ زندگی گزاری تو عذاب شدید کا سامنا کرنا پڑے گا اور اگر صراطِ مستقیم کو اختیار کیا، اس راستے میں ہر طرح کے مصائب ومشکلات کو برداشت کیا تو اللہ کی طرف سے بخشش اور رضا کا پروانہ عطا ہوگا اور جنت ملے گی۔ یہ بات تو واضح ہے کہ دنیا میں ایوارڈ عہدے اور منصب کی بنیاد پر نہیں ملتا، کارکردگی کی بنیاد پر ملتا ہے۔ آخرت میں بھی فوز وفلاح اس بات پر منحصر نہ ہوگی کہ دنیا میں کسی کا کیا عہدہ تھا، رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کون سا تھا؟ بلکہ کارکردگی دیکھی جائے گی، اعمال جانچے، پرکھے اور تولے جائیں گے۔ پھر جس طرح دنیا میں ملنے والا ایوارڈ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے، آخرت کی کامیابی بھی دائمی ہوگی۔ پس درجہ بندی اور فضیلت کا اصل مقام آخرت ہے، نہ کہ دنیا۔ دنیا تو دھوکے کا سامان ہے۔ دنیا میں کامیابی کے لئے تعلق، روپیہ پیسہ کام آتا ہے، وہاں یہ چیزیں کام نہ آئیں گی۔ وہاں کارکردگی دیکھی جائے گی۔ دانشمند وہی شخص ہے جو اپنی اصل منزل آخرت کو یاد رکھے اور اُس کو سنوارنے کے لئے تیاری کرے اور جو آخرت کے معاملے میں غفلت کا مظاہرہ کرے وہ سخت خسارے سے دو چار ہونے والا ہے۔ قرآن مجید میں اس حقیقت کو کئی جگہ کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ الانعام میں فرمایا:﴿ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ ﴾ ”جن لوگوں نے اللہ کے روبرو کھڑے ہونے کو جھوٹ سمجھا وہ گھاٹے میں آگئے۔ یہاں تک کہ جب ان پر قیامت ناگہاں آموجود ہوگی تو بول اُٹھیں گے کہ (ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی۔ اور وہ اپنے (اعمال کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں، بہت بُرا ہے، اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور مشغلہ ہے اور بہت اچھا گھر تو آخرت کا گھر ہے (یعنی) ان کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔“

یہاں واضح فرما دیا گیا کہ آخرت کا گھر اُن لوگوں کے لئے ہے جو تقویٰ کی روش اختیار کر کے اللہ کی نافرمانی سے بچیں گے، جو اللہ کی بتائی ہوئی حدود کے اندر زندگی گزاریں گے۔ آخر میں انسان کو جھنجوڑنے کے لئے فرمایا کہ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے؟ کائنات میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں جابجا بکھری پڑی ہیں۔ ان پر غور کرو، تمہیں اللہ یاد آجائے گا۔ قرآن کہتا ہے کہ انسان کو اللہ نے عقل دی ہے، آنکھیں دیں، کان دیئے، اگر وہ ان سے کام نہیں لے رہا ہے تو گویا چوپاؤں والی زندگی گزار رہا ہے۔﴿ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ ﴾ (الاعراف: 179) ”ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ (بالکل) چار پایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے“ قرآن یہ بات بھی واضح کرتا ہے کہ جس کے پاس ہدایت پہنچ گئی اگر اس نے اس سے فائدہ نہ اُٹھایا، اس پر عمل نہ کیا تو آخرت میں اسے اندھا کر کے اُٹھایا جائے گا۔ وہ کہے گا دنیا میں تو میری آنکھیں تھیں، خدایا! یہاں کیوں اندھا اُٹھا دیا۔ اللہ فرمائے گا تم تک میری آیات پہنچی تھیں مگر تو نے اُن سے آنکھیں بند رکھیں، لہٰذا آج میں نے تیری بینائی سلب کر لی۔ ہدایت قرآنی سے فائدہ وہی شخص اُٹھا سکتا ہے جو اس کی طرف پورا دھیان دے، اُس کی طرف توجہ کرے۔ سورۃ ق میں فرمایا گیا:﴿ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ ﴾ ”جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے۔“

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دائمی زندگی کو سنوارنے کے لئے اعمال صالحہ کی توفیق دے اور گناہ وسرکشی کی روش سے بچائے، اور قرآن حکیم کو اپنا رہنما اور امام بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فلک دیکھ، فضا دیکھ

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

وقت تیزی سے آگے لپکتا ہے۔ نئے واقعات کی گرد چند دن پہلے کے واقعات دفن کر دیتی ہے۔ تاہم بعض واقعات توجہ طلب اور تحقیق طلب زیادہ ہوتے ہیں۔ زیارت ریذیڈنسی اور کوئٹہ میں واقعات محلِ نظر ہیں۔ وزیر داخلہ کا اس پر شدید ردعمل بہت کچھ کہہ رہا ہے۔ بانیِ پاکستان کی ریذیڈنسی کسی نامعلوم غریب کی کٹیا تو نہ تھی جو بلا سکیورٹی ہوتی اور اجاڑ دی جاتی۔ جس کا کوئی والی وارث ہی نہ تھا۔ ایک آزاد، سربلند ایٹمی ملک کا حشر نشر کر کے اس پر 12 سالوں میں امریکی جھنڈا گویا (معنوی اعتبار سے) لہرایا جاتا رہا۔ تاہم اب وقت آ گیا ہے کہ ایسے تمام واقعات کی تحقیق کی جائے۔ اب جب توجہات کا مرکز بلوچستان کی بحالی اور خیبر پختونخوا میں حالات کی بہتری ہے تو یکا یک دونوں مقامات پر یلغار کرنے والی قوتیں کون سی ہیں؟ سکیورٹی ایجنسیوں میں گھرا شہر کوئٹہ جس میں شاید جنات کی دنیا سے کوئی آیا اور بربادی پھیلا کر نکل گیا۔ بخارات بن کر اُڑ گیا؟ Evaporate ہو گیا؟ نئی سویلین حکومت کے لئے چیلنجز کھڑے کر کے اسے ناکام کرنے کی کوشش کے سوا یہ سب کچھ نہیں۔

مرکز اور کے پی کے میں 'ہماری جنگ' کے حوالے سے یکساں مؤقف ہے۔ ڈرون حملوں پر پاکستان کی خودمختاری کے حوالے سے غیرت مندانہ رویہ ہے، جو مشرف اور زرداری پر تکیہ کر کے امریکی رٹ پاکستان میں قائم کرنے اور رکھنے والوں کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔ پے در پے ان واقعات کا فوری ردِعمل میڈیا میں جا بجا یہی دیکھنے میں آیا۔ 'اب بتاؤ یہ کس کی جنگ ہے، ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ہماری جنگ ہے'۔ حالانکہ یہ معاملہ اب اتنا سادہ نہیں رہا کہ ہولناک کارروائیاں کر کے انہیں بآسانی لشکرِ جھنگوی، طالبان کھاتے میں ڈالا جا سکے۔ مردان جنازے کے المناک واقعے کی طالبان ترجمان نے تردید کی ہے۔ 12 سال مشاہدہ کرنے والے یہ خوب جانتے ہیں کہ عورت پہ ہاتھ نہ یہ اٹھاتے ہیں نہ بلوچ۔ ایسے مناظر گھڑ کر نفرت دلانے کی کوشش کون کر سکتا ہے۔ اب قوم اتنی غبی نہیں رہی۔ میڈیا کے بعض حصوں کا معتبر ہونا اب اتنا ہی لائقِ اعتبار ہے جتنا پردیس میں ایک شخص کو اطلاع دینے والا کہ 'تمہاری بیوی' بیوہ ہو گئی ہے۔ اس پر وہ بے چارہ رو رو کر بے حال ہو رہا تھا۔ لوگوں نے آ کر تسلی دی کہ بھائی تم خیریت سے ہو تو وہ بیوہ کیسے ہو گئی۔ لیکن وہ مُصر تھا کہ اطلاع دینے والا بڑا معتبر ہے۔ قوم کو اب ہوش کے ناخن لینے اور ایسی خبروں پر کان دھرنے کی بجائے پوری یکسوئی سے، استقامت واتحاد سے اس دلدل سے نکلنا ہے۔

پرانے راگ الاپنے والوں سے یہ پوچھئے کہ اب مزید کون سا آہنی ہاتھ لا کر آپ ان علاقوں کے دربدر مظلوم عوام سے نمٹیں گے؟ صرف ایٹم بم باقی ہے۔ آپریشن کر کے علاقے اجاڑ دیئے، ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ ڈالے۔ دونوں طرف غریب عوام پسے۔ خواہ وہ مسخ شدہ لاشیں اور لاپتہ عوام ہوں، پاکستان میں مہاجرت پر مجبور کر کے گھربار چھوڑ کر خیموں میں سر چھپانے والے ہوں یا غریب فوجی سپاہی ہوں جو ہزاروں کی تعداد میں یا جان سے گئے یا زندگی بھر کے لئے معذور ہوئے۔ اس جنگ سے سوائے چند جیبوں میں ڈالر بھر دیئے جانے یا لینڈ کروزروں کے حصول کے، قوم کے حصہ میں کیا آیا؟ آپ اگر یہ جاننا چاہیں کہ یہ جنگ اور پاکستان کا عدم استحکام کس کے مفاد میں ہے تو رچرڈ آرمیج کا 'دی بیسٹ ڈیفنس' (18 جون) انٹرویو پڑھ لیجئے۔ سابق امریکی نائب وزیر خارجہ، پاکستان کو پتھر کے زمانے میں دھکیل دینے کی دھمکی کے لئے معروف ہیں۔ امریکہ سے تعاون اسی دھمکی پر کیا گیا تھا۔ آج ہم (بجلی، گیس، پانی کے بغیر) تمام تر کفریہ تعاون کے باوجود پتھر کے زمانے ہی میں بیٹھے ہیں اور پرویز مشرف سب جیل میں بیٹھا دن میں تارے گن رہا ہے۔ آرمیج فرماتے ہیں کہ 25 سال بعد افغانستان کو جوں کا توں علاقائی تشخص سمیت میں موجود دیکھتا ہوں تاہم پاکستان بارے یہ نہیں کہہ سکتا! یہ اصلاً ان کی خواہشات، تمنائیں (Wishful Thinking) ہیں۔ پاکستان بارے جو مونہوں سے بغض بن بن کر پھوٹے پڑتی ہیں۔ (آل عمران میں مذکورہ کیفیت) آرمیج کے اس تصور میں رنگ بھرنے کو جو لابی موجود ہے اس پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی مشرف نے لامحدود اختیارات دے کر ریاست کے اندر جو ریاست کھڑی کی تھی خفیہ اداروں اور عسکری قوتوں کی، اسے دوبارہ رٹ آف سویلین گورنمنٹ کو قبول کر کے، پاکستان کے حقیقی تحفظ پر مامور کرنے کی اشد اور فوری ضرورت ہے۔ رہا امریکہ تو وہ پہلے ہی گارڈین کے تجزیے کے مطابق اس جنگ کے ہاتھوں تھرڈ ورلڈ کنٹری بن چکا ہے۔ معیشت تباہ حال، عوامی سہولیات ناپید۔! لہٰذا اب جب ہم برابری کی سطح پر آ چکے ہیں تو ان سے اسی پیرائے میں بات ہو گی۔ وہ اپنے طالبان سے بات کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنے ناراض بھائیوں کو مذاکرات کی میز پر لانا ہے۔ حکومتی رٹ بحال کرنے میں، مظلوم عوام کو تحفظ دینے میں لاپتہ افراد کی بازیابی اولین توجہ کے لائق ہے۔ بعد از عبدالرحمٰن ملک، وزارت داخلہ ان مظلوموں کی دادرسی کے لئے مرکزِ نگاہ ہے۔ سویلین حکومت کے قائم ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ عدالتیں، آئین، قانون، وزارت داخلہ سب کہاں ہیں؟ اب ایک بھی ایسا مزید واقعہ برداشت نہیں کیا جانا چاہئے۔ پاکستان کو لاطینی امریکہ بنا کر اس کے معزز آزاد شہریوں کو ظلم کی بھٹی میں جھونک دینے والی اس صنعت پر اب تالا ڈالئے۔ اس سے منسلک افراد کو متبادل روزگار فراہم کریں۔ اب بھی دکھی لوگ راقمہ کے قلم کا سہارا لینے کے لئے اسی طرح رابطہ کرتے اور قلم میں سسکیوں بھرے آنسوؤں کی روشنائی بھر رہے ہیں۔ ریاستی اغوا کاری بند کیجئے۔ اگر کوئی ملزم ہے تو دن کی روشنی میں عدالت اور قانون کے سامنے پیش کیجئے۔ مظلوم خاندانوں کی آہوں نے ملک کو دھوئیں سے بھر رکھا ہے۔ پاکستانی گوانتاناموبے کھلوائے جائیں۔ جج صاحبان، جیلوں کی طرح وہاں کھو جانے والوں کا حال بھی دریافت کریں۔ عوام کا حق روٹی، پانی، بجلی، گیس کی طرح جان و مال، آزادی اور عزت کا تحفظ بھی ہے۔

افغانستان میں لائن لگا کر سر جھکائے واپس

لوٹتے امریکی فوجی، دوحہ میں طالبان کا مذاکرات دفتر، طالبان کی شرائط قبول کرنے پر مجبور، انخلا پر مجبور امریکہ! یہ اکیسویں صدی میں ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی ہے۔ کھول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ! مشرف کی افغان عوام اور امارت اسلامیہ افغانستان سے غداری نے ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ پاکستان میں نئی آزاد حکومت کے لئے سنہری موقع ہے تلافیِ مافات کا۔ مکمل یوٹرن لیجئے۔ نئی خارجہ پالیسی کی بنیاد رکھئے۔ مسلم پاکستان، برادر مسلم افغانستان کی ہمسائیگی میں۔ یہ وہ پاکستان نہیں جس نے خونِ مسلم سے غداری کر کے اپنے بہترین دوست اور بھائی کو ناراض کیا تھا۔ کے پی کے میں عمران خان اور وفاقی حکومت مل کر نئی تاریخ رقم کریں۔ طالبان بھی امریکہ اور امریکی ہمنواؤں کی سازش کو ناکام کر کے نئے دور کا آغاز کریں۔ اللہ اس خطے کو آزادی کے ابھرتے سورج کی تابناکی سے منور کر دے۔ (آمین)

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی فیصل آباد غربی کے رفیق محمد الیاس کے خالو جان انتقال کر گئے ہیں۔

☆ تنظیم اسلامی فیصل آباد شمالی کے ناظم بیت المال و نقیب اسرہ عبد الرؤف ثانی کے ماموں جان انتقال کر گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین ندائے خلافت سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر پنجابی پٹھان فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 32 سال، تعلیم ایم اے اکنامکس/اسلامیات اور اپنے بیٹے، عمر 38 سال، ہومیوفزیشن کے لیے دینی مزاج کے حامل رشتے درکار ہیں۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0321-4169500

☆ لاہور میں رہائش پذیر شیخ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 35 سال، قد 5.1، تعلیم بی ایس سی کے لئے دینی مزاج کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی قید نہیں۔ سنجیدہ افراد رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0321-4606682

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم ایم ایس سی، قد 5.2، پابند صوم و صلوٰۃ کے لئے دینی مزاج کے حامل پڑھے لکھے، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-4372773

مناجات

مرے دل میں تو ہی تو ہو

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

مجھے زندگی میں یا رب! سر بندگی عطا کر
میرے دل کی بے حسی کو، غمِ عاشقی عطا کر
ترے درد کی چمک ہو، تری یاد کی کسک ہو
مرے دل کی دھڑکنوں کو، نئی بے کلی عطا کر
جو تجھی سے لو لگا دے، جو مجھے میرا پتہ دے
مرے عہد کی زباں میں، مجھے گمرہی عطا کر
میں سفر میں سو نہ جاؤں، میں یہیں پہ کھو نہ جاؤں
مجھے ذوق و شوقِ منزل، کی ہماہمی عطا کر
بڑی دور ہے ابھی تک، رگِ جاں کی مسافت
جو دیا ہے قرب تو نے، تو شعور بھی عطا کر
بھری انجمن میں رہ کر، نہ ہوں آشنا کسی سے
مجھے دوستوں کی جھرمٹ میں وہ بے کسی عطا کر
کہیں مجھ کو ڈس نہ جائیں، یہ اندھیرے بجلیوں کے
جو دلوں میں نور کر دے، وہی روشنی عطا کر
مجھے تیری جستجو ہو، مرے دل میں تو ہی تو ہو
مرے قلب کو وہ فیضِ درِ عارفی عطا کر

مرسلہ: مولانا شیخ رحیم الدین صاحب

دعائے صحت کی اپیل

☆ باجوڑ ایجنسی حلقہ ملاکنڈ کے ملتزم رفیق لاہور خان کے والد صاحب مثانے کے کینسر کی وجہ سے شوکت خانم میموریل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

☆ تنظیم اسلامی ہارون آباد کے رفیق ضیاء الحق کے ماموں جان شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں

☆ امیر مقامی تنظیم بی بیوڑ ضلع دیر جناب ممتاز بخت کا موٹر سائیکل حادثہ میں پاؤں شدید زخمی ہوا ہے

اللہ تعالیٰ بیماروں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین ندائے خلافت اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّایُغَادِرُ سَقَمًا

تنظیم اسلامی کا پیغام
نظام خلافت کا قیام

مریض کا روزہ

ڈاکٹر آصف محمود جاہ

رمضان کے مبارک مہینے کو نیکیوں کا موسم بہار کہا جاتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں نوافل کا درجہ فرائض کے برابر جبکہ فرضوں کا اجر ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ ہر مسلمان اس مبارک مہینے میں بڑھ چڑھ کر نیکیاں سمیٹنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزے کی جزا میں خود دوں گا۔ لہٰذا رمضان کی فیوض و برکات سے جہاں صحت مند مسلمان مستفید ہونا چاہتے ہیں، وہاں وہ افراد جن کو مختلف طرح کے امراض لاحق ہیں وہ بھی ڈاکٹر سے یہ مشورہ ضرور کرتے ہیں کہ انہیں رمضان المبارک میں کیا کرنا چاہیے۔

بیماریاں تین اقسام کی ہیں:

① عام یا روزمرہ کی بیماریاں مثلاً نزلہ، کھانسی، بخار، سر درد، بخار، وغیرہ یا مختلف قسم کے گھریلو حادثات کی صورت میں مختلف زخموں وغیرہ کا ہونا۔

② دوسری قسم میں لمبی مدت کی مستقل رہنے والی بیماریاں ہیں، مثلاً شوگر، دل کی بیماریاں، نظام تنفس کی بیماریاں یعنی دمہ، ٹی بی وغیرہ۔

③ خطرناک اور مہلک بیماریاں

پہلی قسم کی عام بیماریوں کی صورت جس میں سر درد، بخار، نزلہ، زکام، کمر درد، پیٹ کی بیماریاں وغیرہ شامل ہیں رمضان المبارک کا روزہ رکھنے میں بالکل کسی قسم کا تامل نہیں کرنا چاہیے۔ بخار وغیرہ کی صورت میں درد اور بخار دور کرنے والی ادویات صبح سحری کے وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسری خوراک افطاری کے وقت لیں اور تیسری خوراک اس کے چھ گھنٹے بعد رات کو لی جا سکتی ہے۔ چونکہ اس طرح بیماروں میں ادویات کے ساتھ آرام کرنے سے خاصا افاقہ ہو جاتا ہے، اس لیے کسی بھی قسم کی فکر نہیں کرنا چاہیے۔ آج کل بچوں، بوڑھوں اور جوانوں میں نزلہ، کھانسی اور فلو جیسی علامات عموماً وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ 50 مریضوں میں سے 30 مریض اس وائرس کی وجہ سے آتے ہیں۔ اس صورت حال میں سب سے مناسب علاج بھاپ لینا ہے کیونکہ یہ وائرس بھاپ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس بیماری میں مختلف قسم کی اینٹی بائیوٹک اور کھانسی وغیرہ کے شربت لینے کا کوئی خاص فائدہ نہیں۔ اگر رمضان المبارک میں آپ کو کسی قسم کا نزلہ وزکام وغیرہ ہو تو سحری اور افطار کے وقت کوئی جوشاندہ وغیرہ استعمال کر لیں یا پھر بھاپ لے لیں۔

دوسری قسم میں ذیابیطس کے مریضوں کو سب سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ چند ہدایات کو ملحوظ خاطر رکھ کر ذیابیطس کے مریض بھی روزہ رکھ کر اس ماہ مبارک کی برکات سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سحری اور افطاری کرتے وقت مندرجہ ذیل غذائی احتیاط پر عمل کریں۔

(الف) ان چیزوں کے بالکل قریب نہ جائیے۔ شوگر، مٹھائیاں، جام، کیک، میٹھے مشروبات، کیلا، سیب وغیرہ۔

(ب) گوشت، مچھلی، انڈے، سبزیاں، پھل، پھیکے مشروبات آزادی سے کھائیں۔

(ج) چربی والی اشیاء مکھن، کریم، پکانے کا تیل، مارجرین کبھی کبھار استعمال کریں۔

○ ذیابیطس کے ایسے مریض جو غذائی احتیاط کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کی ادویات بھی استعمال کر رہے ہوں، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اگر دن میں دو دفعہ دوا لے رہے ہوں تو دوا سحری اور افطاری کے دوران لیں۔ اگر تین مرتبہ لے رہے ہوں تو اس کو سحری کے وقت، افطاری کے وقت اور رات 11 بجے کے مطابق مقرر کیا جا سکتا ہے۔

○ ذیابیطس کے ایسے مریضوں کے لیے جو بہت فربہ بھی ہوں ذیل میں چارٹ دیا جا رہا ہے، جس پر عمل کر کے وہ رمضان المبارک میں نہ صرف روزے رکھ سکتے ہیں بلکہ اس سے وزن میں بھی خاطر خواہ کمی کی جا سکتی ہے۔

سحری کا کھانا: ابلی ہوئی سبزیاں، سلاد یا ابلا ہوا قیمہ یا مرغ کی یخنی فریش فروٹ یا بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔ اس کے علاوہ سحری میں بغیر چھنے آٹے کے ساتھ میٹھی ملا کر روٹی کھائیں۔

افطاری: ابلی ہوئی سبزیاں، ایک آدھ کھجور لینے میں کوئی حرج نہیں۔ سبزی یا قیمہ کا زیتون کے تیل میں بنا ہوا سموسہ یا پھر دو چار براؤن بریڈ یا رس بھی لے سکتے ہیں۔ میتھی اور ان چھنے آٹے کی روٹی ضرور لیں۔ اس کے علاوہ رات کو تراویح سے فارغ ہو کر رات کو بغیر چینی کے چائے یا اس کے ساتھ نمکین بسکٹ لیے جا سکتے ہیں۔ اوپر دی گئی ہدایات کے ساتھ ضروری ہے کہ شوگر کی بیماری میں تمام غذائی احتیاطوں پر عمل کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہلکی ورزش اور سیر بیماری کنٹرول کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

○ ذیابیطس کے تیسری قسم میں وہ مریض شامل ہیں جو انسولین پر ہوتے ہیں۔ ان مریضوں کو خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایسے مریض جن کا شوگر لیول خطرناک حد تک بڑھا ہوا نہ ہو اور وہ انسولین کے زیادہ یونٹ استعمال نہ کر رہے ہوں، وہ روزہ رکھ سکتے ہیں۔ انسولین کی خوراک کو سحری، افطاری اور رات کے درمیانی حصے کے مطابق مقرر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کبھی دوران روزہ طبیعت زیادہ خراب ہو جائے تو روزہ اسی وقت توڑا جا سکتا ہے۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ اگر آپ کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں اور آپ نے رمضان المبارک میں روزے رکھنے کی نیت کر لی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر دوران روزہ کسی وقت طبیعت خراب ہو جائے تو اس وقت چونکہ شرعی عذر ہوتا ہے تو روزہ افطار کر کے فوراً ڈاکٹر سے مشورہ کریں

بجٹ 2013-14 ...... حقائق کیا ہیں؟

خلافت فورم میں فکر انگیز مذاکرہ

مہمانانِ گرامی:
ڈاکٹر ابراہیم مغل (چیئرمین پاکستان ایگری فورم)
ایوب بیگ مرزا (ناظم نشر واشاعت تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

سوال: سب سے پہلے بجٹ 2013-14 کا مختصر اجمالی جائزہ لیجئے اور یہ بتایئے کہ کیا یہ بجٹ عوام دوست ہے یا عوام دشمن اور ایسا بجٹ عوام کے کس طبقے کو سہولت دینے کے لیے بنایا گیا ہے؟

ڈاکٹر ابراہیم مغل: بجٹ دراصل کسی بھی حکومت کی ایک آئینی ذمہ داری ہے لہٰذا حکومت ہر سال ایک مرتبہ آمدن وخرچ کی پالیسی بناتی ہے۔ بجٹ کا پہلا مقصد ملک کے معاشی اور معاشرتی مسائل کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ دوسرا مقصد آنے والے سال کے لیے معیشت کی منصوبہ بندی اس ترتیب سے کرنا کہ معاشرے کے ہر طبقے کو اس کا فائدہ پہنچے۔ تیسرا یہ کہ بجٹ میں اہداف مقرر کر کے اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، تاکہ ان اہداف کو حاصل کیا جا سکے۔ موجودہ بجٹ کے بارے میں جھوٹ یا سفید جھوٹ کے الفاظ بھی ناکافی ہیں، کیونکہ یہ فقط الفاظ اور اعداد کا گھورکھ دھندا ہے۔ بجٹ میں بہت سی چیزوں کو چھپا کر پیش کیا گیا ہے۔ جوں جوں وقت گزرے گا، درد میں اضافہ ہوگا اور معاشرے کے ہر طبقے کو یہ درد جھیلنا پڑے گا۔ بجٹ میں ایک اصطلاح G.D.P استعمال ہوتی ہے جو Grass Domestic Product کا مخفف ہے۔ وزیر خزانہ کے مطابق پاکستان کا اس سال کا G.D.P پچیس ہزار ارب روپے (50 بلین امریکی ڈالر) ہے۔ اسحاق ڈار صاحب نے فرمایا کہ ہم G.D.P کی گروتھ 4.4 یا 4.8 تک لے جائیں گے۔ کسی بھی ملک کی معیشت کی ترقی یا تنزل کی رفتار G.D.P کی گروتھ سے ماپی جاتی ہے۔ کوئی ریاست اگر اپنے G.D.P کا سالانہ 20 فیصد سے کم بچت کرتی ہے تو وہ اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی۔ انٹرنیشنل ادارے اسے مسترد کر دیتے ہیں اور اسے ریاست کی ناکامی (default) پر محمول کیا جاتا ہے۔ ہماری بچت 14 فیصد تک ہے۔ G.D.P کی گروتھ کے لیے پانچ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، جنھیں پانچ ستون کہا جا سکتا ہے جو اُسے اُٹھا کر رکھتے ہیں۔ وہ ستون یہ ہیں: (1) جی ڈی پی کی گروتھ کے لیے میگا پراجیکٹس شروع کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پاکستان میں پچھلے دس سال سے کسی میگا پراجیکٹ کا آغاز نہیں کیا گیا۔ (2) قدرتی وسائل سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ ہم ان وسائل کو بڑھانے کی بجائے واپسی کا سفر اختیار کیے ہوئے ہیں۔ (3) جو سرکل G.D.P میں 20 سے 25 فیصد تک حصہ ڈالتا ہو اس کو ترجیح دی جائے۔ ہمارے ہاں وہ شعبہ زراعت ہے۔ کسی ملک میں معدنیات، کہیں لائیوسٹاک کے ذریعے اور کہیں اسلحہ بیچ کر اس میں حصہ ڈالا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں زراعت جو تیسرے ستون کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی گروتھ 3 فی صد سے زیادہ نہیں جب کہ یہ سات آٹھ فیصد ہونی چاہیے۔ (4) ملک میں کاروبار کے حالات کو سازگار رکھا جائے۔ جبکہ ہمارے ہاں کاروباری طبقہ بھاگ کر بنگلہ دیش جا رہا ہے۔ (5) پانچویں چیز سروسز سیکٹر کو پروموٹ کرنا اور اس کی کارکردگی کو بڑھانا ہوتا ہے۔ اگر یہ پانچ ستون مضبوط ہو جائیں اور ان کی شرح میں اضافہ کیا جائے تو G.D.P میں گروتھ آتی ہے۔ موجودہ بجٹ میں ان میں سے کسی ایک کا بھی ذکر موجود نہیں۔ صرف اسحاق ڈار صاحب کے کہنے سے کہ G.D.P بڑھ نہیں جائے گی اور نہ مہنگائی اور بے روزگاری ہی ختم ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ جو دعوے اس بجٹ میں کیے گئے ہیں حقیقت اس سے مختلف ہے۔

سوال: ترقی پذیر ممالک خصوصاً پاکستان کا بجٹ ہمیشہ خسارے کا بجٹ ہوتا ہے۔ اس دفعہ بھی 35 کھرب 91 ارب کے بجٹ میں 1651 ارب یعنی تقریباً آدھی رقم کا خسارہ ہے۔ اس خسارے سے نکلنے کی کوئی صورت نظر آتی ہے؟

ایوب بیگ مرزا: ویسے تو پچھلے کئی سالوں سے ہمارے ہاں خسارے کے بجٹ پیش کیے جا رہے ہیں لیکن موجودہ بجٹ میں خسارے کا گویا ایک ریکارڈ قائم ہوا ہے۔ کُل بجٹ کا تقریباً نصف خسارہ پر مشتمل ہے۔ اس خسارے کو پورا کرنے کے دو ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دھڑا دھڑ نوٹ چھاپے جائیں۔ دوسرا یہ کہ غیر ملکی امداد حاصل کی جائے۔ نوٹ چھاپنے سے افراط زر میں اضافہ یعنی مہنگائی ہوگی۔ اصل میں نوٹ چھاپنے کا اُصول یہ ہے کہ ریزرو میں جتنا سونا موجود ہے اس کی مالیت کے بقدر نوٹ چھاپے جائیں، لیکن اس اُصول کو آج پوری دنیا میں پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ اب بغیر کسی حساب کے نوٹ چھاپے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس اُصول کی پامالی کچھ زیادہ ہی ہے جس کی وجہ سے روپے کی قدر میں روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے اور مہنگائی بڑھتی جاتی ہے۔ غیر ملکی امداد لینے سے قرض تو ہوگا ہی اس پر مستزاد سود بھی ادا کرنا پڑے گا۔ غیر ملکی امداد کے لیے تو حکومت نے آئی ایم ایف سے بات چیت شروع بھی کر دی ہے۔ یوں حکومت کے کشکول توڑنے کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ اب کشکول دوبارہ جوڑ کر آئی ایم ایف سے ساڑھے چار ارب ڈالر اُدھار مانگنے جا رہے ہیں۔ ان دو طریقوں کے علاوہ حکومت فی الحال بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کے لیے کسی اور آپشن پر غور کرتی نظر نہیں آ رہی۔ بہرحال حکومت کے ان روایتی اقدامات کا بوجھ عوام ہی پر پڑے گا۔

سوال: پاکستان کو ایشین ٹائیگر بنانے اور معاشی دھماکے کے دعوے کرنے والی حکومت نے G.S.T ریٹ میں اضافہ بلکہ بجٹ کی منظوری سے پہلے G.S.T کی وصولیاں شروع کر کے کیا عوام دشمنی کا ثبوت نہیں دیا؟

ڈاکٹر ابراہیم مغل: ایک پرانی کہاوت ہے:

Beggars connat be the choosers.

اس بجٹ پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ ؎

اس گھر کا انتظام ہے غیروں کے ہاتھ میں
باہر ہے میرے نام کی تختی لگی ہوئی

یعنی یہ بجٹ غیروں کی مرضی سے بنایا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر ستم ظریفی کیا ہوگی کہ ایک زرعی ملک کے بجٹ میں 500 ارب روپے کا دودھ، گوشت، گندم اور دیگر اشیائے خوردنی بیرون سے منگوانے کی آپشن رکھی جائے۔ اس پر مستزاد 274 ارب روپے حکومت کا نظام چلانے (Run of Government) کے لیے رکھے گئے ہیں۔ کیا ایک غریب ملک کے حکمرانوں کو زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے اللے تللوں کے لیے 274 ارب روپے اُٹھا رکھیں۔ اگر حکومت چاہے تو نہ صرف ان اخراجات پر قابو پا سکتی ہے بلکہ چند اقدامات کے ذریعے G.D.P میں اضافہ بھی کر سکتی ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ملک کا پچاس فی صد حصہ ٹیکس نہیں دیتا۔ ہمارے ہاں G.D.P میں ٹیکس کا حصہ بمشکل 9 فیصد ہے۔ اُصولی طور پر یہ 20 فیصد ہونا چاہیے۔ 50 لاکھ ریٹیلرز اگر سال کا ہزار روپیہ ہی ٹیکس دے تو معقول ریونیو جمع ہو سکتا ہے، لیکن اس پر کوئی ٹیکس نہیں۔ ڈویلپر پر کوئی ٹیکس نہیں۔ ایگری کلچر پر کوئی ٹیکس نہیں۔ ٹرانسپورٹر پر

بھی کوئی ٹیکس نہیں۔ اگر ایک قانون پاس کر دیا جائے کہ جس کی سالانہ آمدن چار لاکھ سے زیادہ ہے وہ ٹیکس دے گا تو کم از کم 3500 ارب روپے ٹیکس کی شکل میں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ جب تک حکومت ڈائریکٹ ٹیکس کا راستہ اختیار نہیں کرتی اور صرف Indirect Taxes پر ہی بھروسا کرتی رہے گی، ریاست اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہوسکتی۔ صرف یہی نہیں بلکہ جو وسائل موجود ہیں وہ بھی ضائع ہو رہے ہیں۔ ایف بی آر کی 500 ارب روپے کی کرپشن، 100 ارب روپے گیس کی چوری، 260 ارب روپے کی بجلی کی چوری جبکہ 300 ارب روپے پی آئی اے، KESC اور سٹیل مل کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ہمارا معاملہ تو یہ ''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'' والا ہے۔ اگر کرپشن اور بدانتظامی کی نذر ہونے والے یہ 1200 ارب روپے بچائے جائیں تو بہت سے مسئلے حل ہو سکتے ہیں اور ہمیں آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔

سوال: بجلی، چینی، گھی، تیل، دودھ، تعلیم سمیت 85 فیصد اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ کیا سرکاری ملازمین کو تنخواہوں میں ملنے والا 10% اضافہ مہنگائی کے اس طوفان کا مقابلہ کر سکے گا؟

ایوب بیگ مرزا: سرکاری ملازمین کے مسائل اپنی جگہ ہیں۔ واقعتاً مہنگائی کے اعتبار سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم ایک بہت بڑا طبقہ سفید پوش لوگوں کا بھی ہوتا ہے۔ چھابڑی والا، غیر سرکاری ملازم، روزانہ مزدوری کر کے گھر چلانے والا، ان کو تو کوئی ریلیف نہیں ملا۔ سرکاری ملازمین کے ساتھ ساتھ ان سب پر گویا قیامت ٹوٹی ہے کہ بجٹ کے ساتھ ہی مہنگائی کا طوفان آ گیا ہے۔ G.S.T میں ایک فی صد اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ اس ایک فی صد کا بوجھ بھی عام آدمی کے لیے ناقابل برداشت ہے لیکن ہمارے ہاں رجحان یہ ہے کہ اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ ایک فی صد نہیں ہوگا بلکہ منافع خور اپنی مرضی سے (10 تا 15 فیصد) نرخ بڑھائیں گے۔ اس حوالے سے سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ سامنے آئی ہے کہ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ ''اگر GST میں ایک فی صد کمی کروانا چاہتے ہیں تو سیکرٹری دفاع سے کہیں کہ وہ 50 ارب دفاعی بجٹ میں کمی قبول کر لے۔ اگر وہ مان لیتے ہیں تو حکومت GST میں اضافہ واپس لے سکتی ہے۔'' پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا ڈیفنس سیکرٹری حکومت کے ماتحت نہیں ہے؟ کیا وہ UNO کا مقرر کردہ ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ بڑی تحسین ہوئی ہے کہ وزارتوں کا صوابدیدی فنڈ ختم کر دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف 115 ارب روپے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ (P.S.D) کے نام پر رکھا گیا ہے اور کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا کہ یہ کہاں خرچ ہوگا۔ یہ ساری رقم وزیراعظم کے حکم پر خرچ ہوگی۔ کیا یہ صوابدید نہیں ہے۔ اگر آپ کو عوام سے ہمدردی ہے تو ان 115 ارب روپے سے 50 ارب کم کر کے G.S.T کا اضافہ واپس لے سکتے ہیں۔ چونکہ یہ رقم سیاسی مقاصد کے تحت استعمال ہوگی اس لیے اس کا نام نہیں لیا گیا۔ اسی طرح پاک ایران گیس پائپ لائن کے حوالے سے کوئی رقم نہیں رکھی گئی، جس سے نیت واضح ہو رہی ہے کہ ملکی مفاد کے مقابلے میں غیروں کی خوشنودی زیادہ عزیز ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم ملکی معیشت کے لیے کتنا ضروری ہے لیکن اس کے لیے بھی بجٹ میں کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ حج آپریٹرز پر ٹیکس لگا کر کہا گیا کہ ہم نے حاجیوں پر تو ٹیکس نہیں لگایا۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا حج آپریٹرز یہ ٹیکس اپنی جیب سے دیں گے۔ لامحالہ اس کا بوجھ حاجیوں پر ہی پڑے گا۔ ان معاملات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حکومت عوام سے سچ بولنے کی بجائے انہیں چکر دے رہی ہے۔ ایک معاملہ اور دیکھیں کہ ایک طرف شور ہے کہ وزیراعظم ہاؤس کے اخراجات 45 فیصد کم کر دیے گئے ہیں لیکن ''جاتی عمرہ'' رائے ونڈ میں واقع گھر کو وزیراعظم ہاؤس قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کا کروڑوں یا اربوں کا خرچ سرکاری خزانہ برداشت کرے گا۔ کیا ان ساری چیزوں کا بوجھ عوام پر نہیں پڑے گا۔ ایک اور معاملے کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ پٹرول پمپ پر تین فی صد ٹیکس لگانے کا مطلب ہے کہ پٹرول کی قیمت بڑھائے بغیر اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔ پٹرول وہ شے ہے کہ کسی چیز کی قیمت نہ بڑھے اور صرف پٹرول کی قیمت بڑھنے سے ہر چیز کی قیمت خود بخود بڑھ جائے گی۔ کیونکہ ہر شے کی نقل وحمل ٹرکوں اور گاڑیوں کے ذریعے ہوتی ہے اور گاڑیاں پٹرول یا ڈیزل سے چلتی ہیں۔ لہٰذا کیلے بیچنے والا یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ کیلا اس لیے مہنگا ہے کہ پٹرول مہنگا ہو گیا ہے۔ بہرحال ان مثالوں سے واضح ہے کہ حکومت نے عوام کو بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسوں اور دیگر معاملات کے ذریعے سخت مشکل میں ڈال دیا ہے جو ایک عوامی حکومت کے لیے ایک نامناسب فعل ہے۔

سوال: F.B.R کو بینکوں کے حوالے سے ملنے والے نئے اختیارات سے کیا کاروباری طبقہ پاکستان میں جاری بینکنگ سسٹم سے بغاوت نہیں کردے گا؟

ڈاکٹر ابراہیم مغل: F.B.R گزشتہ 14 سالوں سے اس تگ ودو میں تھا کہ ہمیں لوگوں کے بینک اکاؤنٹس تک رسائی کا اختیار ملے۔ یہ اختیار انہیں اس لیے نہیں دیا جا رہا تھا کہ تم پہلے 500 ارب روپے بنا رہے ہو، اس کے بعد 1500 ارب روپے بناؤ گے۔ بالآخر F.B.R اپنی کرپشن کو عروج پر پہنچانے کے لیے اسحاق ڈار کے ذریعے یہ اختیار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ایک اور فیکٹر کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہوں گا۔ وہ یہ کہ اسحاق ڈار صاحب نے بیرون ملک پاکستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک میں سرمایہ کاری کریں جبکہ خود ان کی اپنی اربوں روپے کی سرمایہ کاری دوبئی میں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ وزیر خزانہ اپنی ذات سے آغاز کریں اور سب کچھ اُٹھا کر یہاں لائیں، پھر ہی وہ کسی اور سے اپیل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایسا کیے بغیر آپ کی بات بالکل بے اثر ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کے پیچھے کشکول لیے پھر رہے ہیں کہ ڈالر لاؤ۔ اس وقت سیاستدانوں اور تاجروں جن کے بیرون ممالک میں 260 ارب امریکی ڈالر پڑے ہوئے ہیں، نواز شریف صاحب اگر حلفاً یہ بیان دے دیں کہ جو لوگ اپنی یہ رقم واپس لے آئیں تو ان کو تحفظ دیا جائے گا، اور اگر اس کے نتیجے میں آدھی رقم بھی واپس آ جائے تو پاکستان کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ پنجاب کے بجٹ میں اسلامی بینک سے خود روزگار اسکیم کے لیے 14 ارب روپے کا قرض لیا جائے گا۔ دعوے ہیں کہ کشکول توڑ دیا گیا ہے، لیکن ساتھ ہی کشکول کا سائز بڑا کر دیا گیا ہے۔ دراصل حکومتی ترجیحات واضح نہیں ہیں۔

سوال: ابراہیم مغل صاحب! آپ ایگری فورم کے ذریعے کسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس بار وزیر خزانہ نے کاشتکاروں کو ایک بار پھر ٹیکس سے بچا لیا ہے۔ اس پر آپ کیا تبصرہ کریں گے؟

ڈاکٹر ابراہیم مغل: میرا موقف تو یہ ہے کہ بلاامتیاز ہر شخص کو جس کی آمدن چار لاکھ سے اُوپر ہے ٹیکس نیٹ میں لایا جائے۔ اس میں کسی بڑے چھوٹے، کاشتکار، زمیندار، تاجر، تنخواہ دار، مزدور، بھکاری کی کوئی تخصیص نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ٹیکس اسی وقت دیا جائے گا جب ٹیکس گزار کو اطمینان ہوگا کہ اس کے ٹیکسوں کا استعمال درست ہو رہا ہے۔ یہاں پوچھنے والا کوئی نہیں۔ اس لیے لوگ بھی ٹیکس نہیں دیتے۔ ٹیکس کلچر کو فروغ دینے کے لیے حکومت کو اپنی کریڈیبلٹی بحال کرنا ہوگی۔ اس کا آغاز اس طرح ہوسکتا ہے کہ وزیراعظم صاحب خود اپیل کریں کہ ملک کو ضرورت ہے، لہٰذا لوگ ٹیکس دیں، ہم اس کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ یقیناً اس ضمانت پر لوگ خود ٹیکس دیں گے۔ اعتماد کی

فضا پیدا کرنے کے بعد قانون سازی کے ذریعے چار لاکھ آمدن والے ہر شخص کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے تو 3500 ارب روپے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ سیونگ سنٹرز، بینک اور سٹاک ایکسچینج میں پاکستانیوں کے 23000 ارب روپے پڑے ہوئے ہیں۔ اگر لوگوں کو یقین ہو کہ زکوٰۃ مستحقین تک پہنچے گی تو 60 سے 80 ارب روپے زکوٰۃ اکٹھی ہو سکتی ہے۔ اگر F.B.R کی بدعنوانی سے بچنا ہے تو کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کو ٹیکس نمبر قرار دے دیا جائے۔ آپ بینک میں اس نمبر پر ٹیکس جمع کرائیں اور رسید لے لیں۔ اس عمل میں ٹیکس کے کسی اہلکار کی شرکت ضروری نہیں۔

سوال : انڈیا نے اپنے دفاعی بجٹ میں پاکستان کے دفاعی بجٹ سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ کیا انڈیا کو پاکستان سے زیادہ خطرہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا : بات ترجیحات کی ہے۔ جب سے ہمیں اپنی سرحدوں پر شدید خطرات لاحق ہوئے ہیں، ہم نے دفاع کا بجٹ بڑھانے میں غفلت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انڈیا نے اپنے دفاعی بجٹ میں 15 فیصد اضافہ کیا ہے جبکہ پاکستان نے 9.09 فی صد اضافہ کیا ہے۔ اس حوالے سے ایک بات قابل توجہ ہے کہ بھارت کا روپیہ بہتر پوزیشن میں جا رہا ہے جبکہ پاکستان کے روپے کی قدر روز بروز کم ہو رہی ہے۔ لہٰذا پاکستان کا دفاعی بجٹ میں اضافہ صرف کاغذوں میں ہوا ہے یعنی روپے کی قدر کے حوالے سے حقیقتاً اضافہ ہوا ہی نہیں۔ کچھ عرصہ قبل پاکستان کا دشمن صرف بھارت کو سمجھا جاتا تھا اور ہماری تمام دفاعی ترجیحات مشرقی سرحد کے حوالے سے تھیں۔ اب شمال مغربی سرحد بھی غیر محفوظ ہو گئی۔ پہلے اگر اس طرف سے کچھ خطرہ ہوتا بھی تھا تو قبائلی سنبھال لیا کرتے تھے۔ اب ڈرون حملوں کے بعد قبائل بھی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ان حالات میں دفاعی بجٹ میں موجودہ اضافہ لاحق خطرات کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ میرے نزدیک یہ قومی جرم کے مترادف ہے۔ اس پر مستزاد اسحاق ڈار صاحب کا یہ فرمان ہے کہ آج ٹینکوں اور جہازوں سے لڑنے کا زمانہ نہیں رہا، اگر G.S.T کم کرنا ہے تو دفاعی بجٹ میں کٹوتی کرنی پڑے گی۔ گویا موجودہ حکومت کے نزدیک سب سے زیادہ غیر ضروری امر پاکستان کا دفاع ہے۔ بھارت کا معاملہ یہ ہے کہ اس نے انہی دنوں ہمارے کئی سیکٹرز میں فائرنگ کی ہے۔ آبی جارحیت کا وہ ایک عرصہ سے مرتکب ہو رہا ہے۔ بھارت دنیا کے ہر فورم پر پاکستان کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بجلی کے معاملے میں انہوں نے ہمیں جس انداز میں آفر کی ہے اس میں طنز کے ساتھ تضحیک کا پہلو بھی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اس سب کے باوجود ہم بھارت کے ساتھ محبت کا راگ الاپتے نہیں تھکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت پاکستان مشکل ترین دور سے گزر رہا ہے اور ہم کسی مہم جوئی کے متحمل نہیں ہو سکتے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنے دفاع سے غافل ہو جائیں۔ اگر ہماری سلامتی اور وجود ہی نہ رہا تو ہم دفاع کے بجٹ کو کم کر کے کیا فائدہ اُٹھا لیں گے۔ دراصل موجودہ حکمران صرف فوجی جرنیلوں سے ذاتی مخاصمت کی بنا پر دفاعی بجٹ کو کم کرنا چاہتے ہیں جو ملکی اور قومی مفاد کے خلاف ہے۔ انھیں سوچنا چاہیے کہ اگر ملک ہی محفوظ نہ رہا تو یہ خود کہاں کھڑے ہوں گے؟ بہرحال مالی مشکلات کے باعث اگر حکومت دفاع کے بجٹ میں بہت زیادہ اضافہ نہیں کر سکتی تو اتنا سرمایہ ضرور رکھے کہ ہماری سلامتی کو خطرات لاحق نہ ہوں۔ ٹھیک ہے کہ جنگیں صرف سرمائے سے جیتی نہیں جا سکتیں، اس کے لیے Will اور جرأت کی بھی ضرورت ہوتی ہے، لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں دونوں کی بہت کمی ہے۔ اس حوالے سے حکمرانوں کو اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

سوال : ابراہیم مغل صاحب! آپ صوبوں کے بجٹ پر کیا تبصرہ کریں گے؟ نیز وفاقی بجٹ کی آمد سے پہلے کہا جا رہا تھا کہ ویلتھ ٹیکس کا نفاذ ہوگا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ آپ کے خیال میں اس ٹیکس کو روکنے کا باعث کون بنا؟

ڈاکٹر ابراہیم مغل : ویلتھ ٹیکس کا مخالف خود ساختہ اشرافیہ کا طبقہ ہے۔ وفاقی بجٹ دراصل اشرافیہ کا بجٹ ہے۔ مثال کے طور پر چینی امیر لوگ ذیابیطس کے خوف سے استعمال نہیں کرتے، جبکہ غریب آدمی کا سب سے بڑا انرجی کے حصول کا ذریعہ چینی ہے۔ چینی کو مہنگا کرنا غریب آدمی کو دیوار سے لگانے کے مترادف ہے۔ جس ملک میں 35 ارب لیٹر دودھ پیدا ہوتا ہو وہاں دودھ پر ٹیکس لگا کر اسے لوگوں کی پہنچ سے دور کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ اس بجٹ میں اگر کچھ سستا کیا گیا ہے تو وہ ہائبریٹ گاڑیاں ہیں، یہ گاڑی 22 لاکھ روپے کی آئے گی۔ فائدے گنوائے گئے کہ یہ گاڑی تیل کم کھائے گی اور آلودگی میں اضافہ نہیں کرے گی۔ حالانکہ ان سڑکوں پر جو سالانہ 10 ارب لیٹر ڈیزل جلتا ہے، اس کی آلودگی کو روکنے کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ دراصل اس فیصلے سے ان چند ہزار لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی جو الیکشن میں سیاسی جماعتوں کی مدد کرتے ہیں۔ صوبوں کے بجٹ کے حوالے سے میرا مؤقف یہ ہے کہ جب تک آپ اپنے غیر ترقیاتی بجٹ کو 60 فیصد تک نہیں لاتے کوئی صوبہ یا ریاست ترقی نہیں کر سکتی۔ سندھ کا غیر ترقیاتی بجٹ 70 فیصد ہے۔ پنجاب کا غیر ترقیاتی بجٹ 67 فیصد ہے۔ خیبر پختونخوا نے یہ بجٹ 65 فیصد رکھا ہے جو باقی صوبوں کی نسبت سب سے کم ہے (اگر یہ بھی 60 فیصد ہوتا تو اچھا تھا)۔ خیبر پختونخوا کے بجٹ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جو لوگ خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، ان میں سے کم از کم 50 فیصد افراد کو اس خط سے اُوپر لایا جائے گا جب کہ پنجاب کا بجٹ اس حوالے سے بالکل خاموش ہے۔ سندھ نے صحت اور تعلیم کے لیے 25 فی صد بجٹ رکھا ہے۔ پختونخوا نے 26 فیصد جبکہ پنجاب نے 16 فی صد رکھا ہے۔

سوال : حکومت نے دو ماہ میں 500 ارب کے سرکلر ڈیٹ کے خاتمے کا اعلان کیا ہے۔ اس سرکلر ڈیٹ کے Viciou circle سے چھٹکارا کا کوئی مستقل حل ممکن ہے؟

ایوب بیگ مرزا : قرضے میں اصل کینسر سود ہوتا ہے۔ قرضے ملکی ہوں یا غیر ملکی سود کے بغیر نہیں ملتے۔ میرے نزدیک ہماری معیشت کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ وہ یہ کہ صاف اعلان کر دیا جائے کہ ملکی اور غیر ملکی قرض پر نہ سود لیں گے اور نہ دیں گے، اس لیے کہ ہمارا دین اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اِسی لئے ہماری سپریم کورٹ نے بھی اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ امریکا بھی تو کہہ دیتا ہے کہ ایف 16 کی مکمل رقم کی ادائیگی کے باوجود ہم یہ آپ کو نہیں دے سکتے کیونکہ ہماری کانگریس نہیں مانتی۔ ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہماری سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اس لیے ہم سود ادا نہیں کر سکتے۔ اصل زر ہم ضرور ادا کریں گے لیکن جب تک ہم اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو جاتے اور اپنے وسائل سے اصل زر ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتے آپ ہمیں مہلت دیجیے۔ یقیناً بین الاقوامی قوانین ہماری سپورٹ کریں گے۔ جب تک ہم یہ قدم نہیں اُٹھائیں گے ہم قرضوں کے اس Vicious Circle سے نہیں نکل سکیں گے اور آئی ایم ایف پچھلے قرض کی قسط ادا کرنے کے لیے ہمیں مزید قرض دیتا رہے گا۔ لاطینی امریکہ پر وہ وقت بھی آیا تھا جب انہوں نے قرض واپس کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ سب نے مل کر حل نکالا تھا کہ ان کی معیشت چلتی رہے اور وہ قرض بھی ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ میرے نزدیک قرضوں کے اس چکر سے نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم سود کی ادائیگی سے انکار کر دیں اور اصل زر کی ادائیگی کے لیے وقت لے لیں۔ سود کی لعنت سے چھٹکارہ حاصل کیے بغیر یہ ممکن نہیں ہے کہ پاکستان کی معیشت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔

[مرتب: فرقان دانش]

☆☆☆

ابوالقاسم ابن عباس زہراوی

دنیا کا پہلا سرجن

فرقان دانش

تعارف وحالاتِ زندگی

زہراوی دنیا کے پہلے سرجن (Surgeon) تھے جو نسلاً عرب تھے۔ وہ 936ء کو اندلس میں پیدا ہوئے۔ ابوالقاسم زہراوی کو سرجری کے فن کا ابوالآباء کہا جاتا ہے۔ بہت سے امراض کا علاج انہوں نے دواؤں کے بجائے آپریشن سے کیا، اور مرض کو ختم کر دیا۔ اس نئے طریقہ علاج سے انہوں نے خلق اللہ کو بہت فائدہ پہنچایا۔

ابوالقاسم زہراوی ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد قرطبہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے علم طب کے شعبۂ فن جراحت (Surgeory) کی طرف خصوصی توجہ کی اور اس فن میں کمال پیدا کیا۔

اندلس کے مشہور حکمراں عبدالرحمٰن الناصر بڑے ہوش مند اور علم کے قدر دان تھے۔ انہیں فن تعمیر سے خصوصی دلچسپی تھی۔ عبدالرحمٰن الناصر نے دارالسلطنت قرطبہ سے چار میل دور ایک عظیم الشان محل تعمیر کرایا۔ اور اس کا نام ''قصر الزہراء'' تجویز کیا۔ یہ شاندار قصر الزہراء عبدالرحمٰن کے پاکیزہ مذاق کا آئینہ دار تھا، رفتہ رفتہ یہاں آبادی ہوگئی۔ ابوالقاسم اسی مقام پر پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے زہراوی کہلائے۔

قرطبہ اور الزہراء کو ملا کر جو شہر معرضِ وجود میں آیا اس کی علمی اور فنی فضا کی مثال یورپ میں اور کہیں نہیں ملتی۔ الزہراوی کے آباؤاجداد نسلاً عرب تھے۔ وہ عرب فاتحین کے ساتھ اندلس آئے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

خلیفہ الناصر نے زہراوی کا تقرر شاہی ہسپتال میں کر دیا۔ حصول تعلیم کے بعد زہراوی نے مطالعے سے اپنی قابلیت بڑھائی۔ فن طب میں تجربے کیے۔ شہرت کے بعد انہیں شاہی شفاخانہ میں مقرر کیا گیا۔ زہراوی کو شفا خانے یعنی ہسپتال میں اچھا موقع ملا اور بڑی مستعدی اور توجہ سے یہاں کام کیا۔ چنانچہ انہیں وسیع تجربہ ہو گیا۔

علمی خدمات اور کارنامے

ابوالقاسم زہراوی نے غور وفکر اور تجربے کے بعد علاج کے دو طریقے مستقل ایجاد کیے۔ علاج دوا کے ذریعے اور علاج آپریشن کے ذریعے۔ ابوالقاسم نے سرجری (آپریشن) کے ذریعے علاج کے طریقے کو مرتب کیا اور اسے ایک مستقل فن بنا دیا۔ انہوں نے بتایا کہ کون کون سے امراض میں آپریشن ضروری ہے، سر سے پاؤں تک کے امراض انہوں نے بتائے۔ مثلاً حلق میں غدود بڑھ جانا (ٹونسل)، آنکھ میں موتیا بند کا مرض، پھوڑے پھنسیاں وغیرہ۔

زہراوی نے آپریشن کے ذریعے علاج کے طریقے کو بہت ترقی دی، اور آپریشن کے تجربے کو ہر طرح کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ پھر اپنے تجربات کی بنیاد پر آپریشن کے اُصول اور قاعدے مرتب کیے

زہراوی نے آپریشن کے ذریعے علاج کے طریقے کو بہت ترقی دی، اور آپریشن کے تجربے کو ہر طرح کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ وہ بوقت ضرورت اصلاح کرتے رہے، اور پھر اپنے تجربات کی بنیاد پر آپریشن کے اُصول اور قاعدے مرتب کیے۔

زہراوی نے آپریشن کرنے کے بہت سے آلات ایجاد کیے۔ یہ آلات مختلف مواقع پر استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ہوشیار طبیب نے سر سے پاؤں تک ایسے امراض کے لیے جن میں آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے، آلات بنائے۔ اس طرح اس عظیم طبیب نے جو آلات ایجاد کیے ہیں ان کی تعداد سو سے اُوپر ہے۔

وہ آلات جراحی کی تصویریں بنا کر قرطبہ کے بہترین کاریگروں سے اپنی نگرانی میں آلات بنواتے تھے۔ ان آلات کی تیاری میں بہترین قسم کا فولاد استعمال کیا جاتا تھا۔ نقشے بناتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا کہ ان آلات پر طبیب کی گرفت مضبوط رہے اور ان کا زاویہ ایسا ہو کہ مطلوبہ عضو تک بہ آسانی پہنچ سکے۔ جسم کے نازک اور اندرونی حصوں کے آپریشن میں استعمال ہونے والے آلات بناتے وقت ان باتوں کا خصوصی خیال رکھا جاتا تھا۔ زہراوی نے تقریباً دو سو جراحی آلات کی تصاویر چھوڑی ہیں جن میں سے بیشتر کے موجد وہ خود ہیں، جن میں سے کئی آلات ابھی تک کم و بیش اپنی اس شکل میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ وہ آپریشن کے لیے طرح طرح کی چمٹیاں، قینچیاں، آنکڑے، نشتر اور چاقو چھریاں استعمال کرتے تھے۔

زہراوی نے مرض کینسر (سرطان) پر بھی تحقیق کی، انہوں نے آگاہ کیا کہ مرض کینسر کے پھوڑے یا زخم کو ہرگز چھیڑنا نہیں چاہیے۔ وہ خطرناک بن جاتا ہے۔ زہراوی نے آپریشن کے اُصول اور قاعدے بتائے اور خطرات سے آگاہ کیا۔ نازک ترین آپریشن آنکھ کا ہوتا ہے۔ انہوں نے آنکھ کے آپریشن کے اُصول، طریقے اور خطرات سے آگاہ کیا۔ زہراوی کا اس بات پر پختہ یقین تھا کہ مریض کی شفایابی کے لیے انسان صرف کوشش کر سکتا ہے، اصل شفا بخشنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس سے دعا مانگنا اور اس پر توکل انتہائی ضروری ہے۔

زہراوی کی واحد کتاب "التصریف لمن عجز عن التالیف" کا طب کی تاریخ میں جو مقام ہے وہ بہت کم کتابوں کو نصیب ہوا۔ یہ تیس حصوں پر مشتمل ایک طرح کا طبی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ یہ کتاب انہوں نے پچاس سال کی عمر میں مکمل کر لی تھی۔ یہ کتاب مشرق ومغرب کے حاصل کردہ تمام کلاسیکی طبی علم اور زہراوی کے اپنے ذاتی علم، مشاہدے، اور تجربے کا نچوڑ ہے۔ اس تصنیف میں طب اور ادویہ سازی سے متعلق ہر قسم کی اطلاع تو موجود ہے ہی، اس کے علاوہ سامان آرائش کی تیاری، کھانے پکانے کے فن اور علم الاغذیہ کے بارے میں بھی معلومات شامل ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (ایڈیشن 1987ء) کے مطابق یہ کتاب پانچ صدیوں تک طب کی مستند ترین کتاب کی حیثیت سے مسلم رہی۔ 1013ء میں زہراوی کا انتقال ہوا۔

قرآن اکیڈمی لاہور میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی اختتامی تقریب میں

رجوع الیٰ القرآن کورس بارے ایک سینئر طالبعلم کے تاثرات

گزشتہ دنوں قرآن اکیڈمی لاہور میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے علاوہ شعبہ اسلامی ریسرچ اینڈ ٹریننگ سیکشن کے انچارج حافظ عاطف وحید صاحب، اساتذہ کرام اور طلبہ نے شرکت کی۔ اس تقریب میں ایک سینئر طالبعلم نے کورس کے بارے میں جو تاثرات بیان کئے، ذیل میں انہیں ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مکرم محترم جناب امیر تنظیم اسلامی، واجب الاحترام اساتذہ کرام، معزز خواتین و حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

گزشتہ سال ستمبر میں شروع ہونے والے رجوع الی القرآن کورس کی اس اختتامی تقریب میں مجھے اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ میرا نام محمد اکرم ہے۔ برسوں تدریس کے پیشے سے وابستہ رہا، مگر آج صورت یہ ہے کہ خود عمر کے اعتبار سے اس کورس کا سب سے زیادہ سینئر طالب علم ہوں۔ میں نے پنجاب یونیورسٹی سے انگلش لٹریچر اور ایجوکیشن میں ایم اے کیا۔ قانون بھی پڑھا۔ ایک عرصہ تک ملکی اور غیر تعلیمی اداروں میں انگریزی زبان و ادب پڑھاتا رہا۔ ادب اور عمرانی علوم سے دلچسپی رہی۔ زمانہ طالب علمی میں مولانا مودودیؒ کے فکر سے متاثر ہوا۔ اُن کی کتابیں پڑھیں، شرف ملاقات بھی حاصل ہوا۔ ٹی وی پر بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بھی لیکچر سنے۔ ان کے پیچھے جمعہ کی نمازیں بھی پڑھیں۔ قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والے مختلف پروگراموں میں بھی گاہے بگاہے شرکت کرتا رہا۔ ادھر قرآن اکیڈمی میں بھی آنا جانا رہا۔ حافظ عاطف وحید صاحب سے بھی کبھی ملاقات ہو جاتی۔ اس کورس کے بارے میں علم تو تھا مگر فکرِ معاش میں ایسا الجھا رہا کہ وقت گزرتا گیا۔ بالآخر پچھلے سال ملازمت کا سلسلہ ختم ہو گیا تو کورس میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس میں تعلیم کا تجربہ اس لحاظ سے بہت دلچسپ تھا کہ اس کلاس کے طلبہ کی عمر اور تعلیمی پس منظر میں بڑا تنوع تھا۔ کورس میں teenagers بھی تھے اور ستر سال کے بوڑھے بھی، میٹرک پاس بھی تھے اور پوسٹ گریجوایٹ بھی، انجینئر بھی تھے اور بنکار بھی، پاکستان میں رہنے والے بھی اور یورپ سے آنے والے بھی، دینی مدارس سے پڑھے ہوئے بھی تھے اور کمپیوٹر سائنس کے ماہر بھی، تجارت پیشہ بھی اور ریٹائرڈ فوجی بھی۔

جہاں تک کورس کے نصاب کا تعلق ہے تو یہ ایک مقصد کے تحت بہت سوچ سمجھ کر تیار کیا گیا ہے۔ پہلا پیریڈ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا ہوتا تھا، جو مختصر مگر جامع نصاب ہے۔ اس میں ایمانیات سے لے کر جہاد و قتال تک کی تعلیمات قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں ایک منطقی انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ شروع میں فواد صاحب نے بڑی محنت سے کورس کا یہ حصہ پڑھایا۔ کوئی ڈیڑھ ماہ بعد یہ ذمہ داری اعجاز لطیف صاحب کو سونپ دی گئی۔ وہ لیکچر کے دوران خود بھی سوال کرتے اور شرکاء کے سوالوں کے بھی جواب دیتے۔ بسا اوقات نیا لیکچر شروع کرنے سے پہلے اختصار کے ساتھ سابقہ لیکچر کے مضامین کی دہرائی بھی کروا دیتے۔ وہ شرکاء کے سوالات کے جوابات بڑے احسن طریقے سے اور مشفقانہ انداز میں دیتے۔ دوسرا پیریڈ حدیث کے لئے مختص تھا، جو رشید ارشد صاحب لیتے تھے۔ علم الحدیث کی اصطلاحات اور اقسام کی تشریح و تعبیر کے ساتھ ساتھ انہوں نے اربعین نووی بھی پڑھائی۔ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ انہوں نے احادیث پڑھائی اور سمجھائی ہی نہیں بلکہ سنتِ رسولؐ کی حقیقی روح دل و دماغ میں اتارنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ بقول اقبال!

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

آپ جانتے ہیں کہ حدیث کی حجیت بوجہ متنازعہ بنادی گئی ہے۔ مغربی دنیا بھی منکرین حدیث کے خیالات کو Promote کرتی ہے، جس کے نتیجے میں جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔ رشید ارشد صاحب نے اہل قرآن کہلانے والے منکرین سنت اور اس قسم کے دوسرے گروہوں کے مذموم عزائم تفصیل سے سمجھائے اور شرکاء کے سوالات کے جواب دے کر بہت سی غلط فہمیاں دور کیں۔ یہ غالباً ان کے مؤثر ابلاغ اور منفرد انداز کا اعجاز ہے کہ ان کی کلاس میں شرکاء کی حاضری نسبتاً زیادہ ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے شعور و آگہی اور نور بصیرت میں اضافہ فرمائے۔

تیسرے پیریڈ میں عربی زبان پڑھائی جاتی تھی۔ مطیع الرحمٰن صاحب ماشاءاللہ جواں سال، جواں ہمت، مرنجاں مرنج اور سدا بہار قسم کے اُستاد ہیں۔ انہوں نے مذہبی درسگاہوں کے روایتی طریقے کو چھوڑ کر direct method سے درسی کتابیں پڑھائیں۔ assignments کی مدد سے عربی لکھنے کی مشق بھی کرواتے رہے۔ آخری دو ماہ میں شرکاء کی خواہش پر انہوں نے رسمی گرامر کی مشقیں تیار کیں، اور کلاس میں اُن کی خوب مشق کروائی۔ عربی زبان کی تدریس کا آغاز انہوں نے "ھذا کتاب" سے کیا اور امراء القیس کے اشعار پر اختتام کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی اس مخلصانہ جدوجہد سے کس نے کتنا فیض پایا۔ ع تحصیل ہر کس بقدر ہمتِ اُوست۔ مومن محمود نے تلاوت و قراءت کی نوک پلک درست کرنے کے لئے تجوید کے قواعد پڑھائے اور مشق کروائی۔ اس کے بعد قرآن کا ترجمہ شروع کروایا گیا۔ تدریس کے دوران وہ ایک ایک لفظ کا مادہ، اس کی تعریف، اُس کے معانی اور ضمنی مطالب تک بیان کرتے رہے۔ احادیث کی مدد سے آیات کا مفہوم سمجھانے میں انہوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آخری دو تین ماہ میں مفتی نذیر احمد ہاشمی صاحب فقہ کی کلاس لیتے رہے۔ مفتی صاحب نظم و ضبط میں قدرے سخت گیر مگر دلچسپ اُستاد ہیں۔ انہوں نے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں دی جانے والی اذان سے فقہی مسائل کا آغاز کیا، اور وضو، نماز، روزہ، زکوٰۃ، عمرہ اور حج کروا کے قبرستان لے گئے اور نماز جنازہ کے مسائل سمجھا کر دم لیا۔

کورس کے دوران نصابی اسباق کے ساتھ ساتھ اضافی لیکچرز کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس ضمن میں جن اہل علم کے لیکچرز ہوئے، ان میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب نمایاں ہیں۔ وہ گاہے بگاہے تشریف لاتے رہے

اور بے تکلفی سے شرکاء کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔ ان کے علاوہ حافظ عاطف وحید نے اسلام کے معاشی نظام پر بڑے مفید لیکچر دیئے۔ دیگر علماء کرام جیسے رحمت اللہ بٹر، پروفیسر ڈاکٹر ابصار احمد، ڈاکٹر عبدالسمیع، انجینئر مختار حسین فاروقی، خالد محمود عباسی، خلیل الرحمٰن چشتی، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا اور شجاع الدین شیخ نے بھی مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔ یہ لیکچرز نہایت پُر مغز، حکیمانہ، معلومات افزا اور فکر انگیز تھے۔ ع

خدا رحمت کند ایں "عالمانِ" پاک طینت را

یہ لوگ ادارے کی آبرو ہیں، ان کا وجود غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مخلصانہ دینی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

کلاسز باقاعدگی سے ہوتی رہیں۔ چھٹیوں کے بارے میں رشید ارشد صاحب خاصے کفایت شعار واقع ہوئے ہیں۔ بلا وجہ چھٹی کرنے والوں سے باز پرس کرتے رہتے تھے۔ کلاس کا ماحول بڑا خوشگوار رہا۔ اس ماحول کو تعمیری بنانے میں ادارے کی سہولتوں کو دخل رہا۔ اس ضمن میں عدنان جمیل قریشی کی خدمات کا اعتراف بھی ضروری ہے کہ جتنے اہتمام سے اساتذہ کرام دل و دماغ کے لئے غذا فراہم کرتے رہے، اسی مستعدی سے قریشی صاحب لذت کام و دہن کا بندوبست کرتے رہے۔

رجوع الی القرآن کورس ماشاءاللہ بڑا جامع کورس ہے۔ محدود وقت میں ہمیں بہت کچھ سکھایا اور پڑھایا گیا۔ آخر میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں گا۔ اسلامی نظریات و افکار کی مؤثر تعبیر و تشریح اور ترجمانی کے لئے علامہ اقبال کے اشعار ابلاغ کو پُر تاثیر بنا دیتے ہیں۔ خود ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے حسب موقع علامہ اقبال کے اشعار استعمال کئے ہیں۔ اگرچہ فارسی اشعار کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے مگر جو لوگ فارسی سے نابلد ہیں وہ اشعار کو صحیح طریقے سے نہ پڑھیں تو مزہ کرکرا ہو جاتا ہے۔ فارسی کلام تو درکنار اردو کلام میں بھی فارسی تراکیب کی کثرت ہے۔ لہٰذا کورس میں اگر ہفتہ میں ایک پیریڈ فارسی کے لئے مختص کر دیا جائے، تو کورس کے اختتام تک فارسی دانی کی صلاحیت بآسانی پیدا ہو سکتی ہے۔

آخر میں تمام طالبعلم ساتھیوں کی طرف سے ادارے کے منتظمین اساتذہ کرام، اور کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ جو کچھ ہم نے یہاں سے سیکھا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کارِ خیر کو آگے بڑھانے کی ہمت دے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

داعی رجوع الی القرآن بانی تنظیم اسلامی
محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے شہرۂ آفاق دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل
بیانُ القرآن
ترجمہ و مختصر تفسیر
حصہ اول سورۃ الفاتحہ و سورۃ البقرۃ مع تعارفِ قرآن
(ساتواں ایڈیشن) ———— صفحات: 360، قیمت 450 روپے
حصہ دوم سورۃ آلِ عمران تا سورۃ المائدہ
(پانچواں ایڈیشن) ———— صفحات 321، قیمت 400 روپے
حصہ سوم سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ
(تیسرا ایڈیشن) ———— صفحات 331، قیمت 400 روپے
حصہ چہارم سورۃ یُونس تا سورۃ الکہف
(دوسرا ایڈیشن) ———— صفحات 394، قیمت 450 روپے
حصہ پنجم سورۃ مریم تا سورۃ السجدۃ
(پہلا ایڈیشن) ———— صفحات 480، قیمت 550 روپے
★ عمدہ طباعت ★ دیدہ زیب ٹائٹل اور مضبوط جلد ★ امپورٹڈ آفسٹ پیپر
ملنے کے پتے
انجمن خُدام القرآن خیبر پختونخوا، پشاور
A-18، ناصر مینشن، ریلوے روڈ نمبر 2، شعبہ بازار پشاور، فون: 2584824,2214495(091)
مکتبہ خُدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی کے لیے
بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے کتابچہ
عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک
کا خود مطالعہ کیجیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:
قیمت -/25 روپے
مکتبہ خُدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے حلقہ جات

مالاکنڈ، اسلام آباد، کراچی جنوبی، گوجرانوالہ، حیدرآباد، جنوبی پنجاب، پنجاب شمالی، پنجاب پوٹھوہار اور پنجاب شرقی

کے زیراهتمام

دورۂ ترجمۂ قرآن وخلاصۂ تعلیماتِ قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

حلقہ ملاکنڈ

دورۂ ترجمۂ قرآن مع تراویح

نام مدرس	مقام وپتہ	ناظم پروگرام رابطہ نمبر
شوکت اللہ شاکر	جامع مسجد اختر غونڈئی بٹ خیلہ ملاکنڈ	محمد اسلم 0345-9394474
محمد امین سواتی	مدرسہ تبلیغ القرآن گنبد بٹ خیلہ ملاکنڈ	"
شیر محمد	جامع مسجد گنبد بٹ خیلہ ملاکنڈ	"
قاری امیر رحمٰن	جامع مسجد سلیمان خیل خار بٹ خیلہ	"
قاری شاہ زرین	مسجد دامان کرکنی بٹ خیلہ ملاکنڈ	"
قاری جمیل الرحمٰن	جامع مسجد بلال بٹ خیلہ ملاکنڈ	"
فیض الرحمٰن	سول کالونی خار باجوڑ ایجنسی	فیض الرحمٰن 0945-618943
محمد صدیق سواتی	جامع مسجد شریف آباد کبل سوات	محمد صدیق سواتی 0301-8537845
شیر محمد حنیف	جامع مسجد حیاتی باجوڑ ایجنسی	شیر محمد حنیف 0302-8398096
حضرت نبی محسن	گاؤں بینہ ماموند باجوڑ ایجنسی	حضرت نبی محسن 0346-5903473
جہانگیر خان	گاؤں بینہ ماموند باجوڑ ایجنسی	"
ممتاز بخت	جامع مسجد بی بیوڑ تحصیل وضلع دیر بالا	ممتاز بخت 0307-5455522
شریف باچہ	جامع مسجد جمرا پائین داروڑہ دیر بالا	0313-9256875
عنایت اللہ توحیدی	سنگرام مسجد طورمنگ دیر پائین	عنایت اللہ توحیدی 0301-8946861
الطاف حسین	سپین جماعت تھانہ ملاکنڈ ایجنسی	الطاف حسین 0346-9424690
بخت محمد	پنجکوڑہ مسجد خال	حافظ احسان اللہ 0314-9455964
امداد اللہ	عمر علی مسجد واڑی	"
اقبال حسین	بیٹھک واڑی	"

حلقہ اسلام آباد

دورۂ ترجمہ قرآن

نام مدرس	مقام وپتہ	ناظم پروگرام رابطہ نمبر
نوید احمد عباسی	جامع مسجد دیوان عمر فاروق F10 مرکز اسلام آباد	اعجاز حسین 0333-3610451
نعمان واجد عزیز	دارالعلوم مسجد قباء ماڈل ٹاؤن ہمک غربی اسلام آباد	نصیر الدین احمد 0346-5121098
نیاز احمد عباسی	مسجد ابوبکر لین نمبر 8، چھٹہ بختاور چک شہزادا اسلام آباد	محمد نواز خان 0332-5498424
قمر عباسی	دفتر تنظیم اسلامی بیروٹ	اذکار عباسی 0321-5645172
ڈاکٹر یوسف رضا (بزبان انگریزی)	سفاری کلب، بحریہ ٹاؤن فیز1 بالمقابل PSO پٹرول پمپ سفاری ولاز	اسعد جعفری 0334-5253022

حلقہ کراچی جنوبی

دورۂ ترجمہ قرآن

نام مدرس	مقام وپتہ	ناظم پروگرام رابطہ نمبر
حافظ عمیر انور	قرآن اکیڈمی مسجد جامع القرآن، ڈی ایم 55، خیابانِ راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس	0336-2290002
انجینئر نوید احمد	گلستانِ انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ، سوسائٹی	0321-9221929

انجینئر نعمان اختر	ریڈیسن میرج لان، فیز 1 ایکسٹینشن ڈیفنس، KPT انٹرچینج، قیوم آباد	0332-8217165
عزیز ظفر صدیقی	لٹل ماسٹر اسکول، ایم سی 50 گرین ٹاؤن، لین نمبر 1، شاہ فیصل کالونی	0332-2666794
محمد ہاشم	غزالی گرامر سکول، سورتی سوسائٹی، نزد مسجد حفصہ، ماڈل کالونی، ملیر	0321-2285905
سید راشد حسین شاہ	قرآن مرکز لانڈھی، 861، ایریا D/37 نزد رضوان سوسائٹی	0321-2203708
عامر خان	الحمد گارڈن، نزد اولیس شہید پارک، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4	0323-2162163
حافظ وقار	پرنس گارڈن، نزد وی آئی پی لان، مین کورنگی روڈ، ناصر جمپ	0313-8669335
محمد نعمان	راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، مین کورنگی روڈ ڈھائی نمبر	0300-2725894

خلاصۂ تعلیمات قرآن

ڈاکٹر محمد الیاس	سیفرون میرج لان، نزد گلستان شاپنگ مال، نزد تین تلوار مین کلفٹن روڈ	0300-2555155
عاطف اسلم	بلوفیلی پارک، متصل اولڈ KESC آفس، کلفٹن بلاک 2، نزد بلاول چورنگی	0333-3367704
ڈاکٹر سید سعد اللہ	جونا گڑھ گھانچی ہال، نزد باغ ہالار لین، گارڈن	0345-2020309
محمد رضوان	گجر لان، نزد گجر چوک، منظور کالونی	0300-2008844
ابرار حسین	ماسٹر سوسائٹی موٹرز، بالمقابل آوانتی ٹیرس علامہ اقبال روڈ، PECHS بلاک 2	0321-2419770
ڈاکٹر انوار علی	قرآن مرکز ڈیفنس 14th,41-E کمرشل اسٹریٹ، نزد مسجد ایاز، فیز 2	0301-8250174

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن

دورۂ ترجمہ قرآن

حافظ نعیم صفدر بھٹہ	تقوی سائنس سکول، خان محل روڈ، رنگپورہ، سیالکوٹ	اعجاز عنصر 0336-9002121
حافظ علی جنید میر	مسجد تقوی، جمال پور روڈ، نزد پولیس چوکی سول لائن، گجرات	حافظ زین العابدین 0333-8414625
شاہد رضا	مسجد نمرہ، دفتر سوئی گیس لنک روڈ، ملک پارک گوجرانوالہ	حافظ محمد عاصم 0301-6462637
محمد عثمان بیگ	اسلامک سنٹر، مسجد تقوی، جسڑ بائی پاس، نارووال	شفیق بیگ 0333-8891494

حلقہ حیدر آباد

دورۂ ترجمہ القرآن

شفیع محمد لاکھو	مسجد جامع القرآن، گلشن سحر، قاسم آباد، حیدر آباد	علی اصغر عباسی 0333-2717617
عبدالحکیم داہو	A.120، متصل فضل ہائیٹس، نزد ماشاء اللہ آئسکریم، مین روڈ، قاسم آباد	نذیر احمد قریشی 0300-9373350
حافظ انور مہیر	انٹلکچول اسکول، بنگلہ نمبر A.207، فیز 1، سندھ یونیورسٹی سوسائٹی، جامشورو	عثمان بٹ 0300-2115678
محمد دین میو	بنگلہ B-176، بلاک C، لطیف آباد نزد APTECH انسٹیٹیوٹ، یونٹ 2	راشد حسین 0315-9375808
کامران خلجی	بالمقابل سوئی گیس کسٹمر کیئر سنٹر، جیل روڈ، نزد سٹی گیٹ ہوٹل، ہیرا آباد، حیدر آباد	انور قریشی 0333-2625326

حلقہ جنوبی پنجاب

دورۂ ترجمہ قرآن

محمد طاہر خان خاکوانی	قرآن اکیڈمی 25 آفیسرز کالونی بوسن روڈ ملتان	شیخ انعام الحق 0300-9631628
محمد سلیم اختر	قرطبہ مسجد گلشن خالق، گارڈن ٹاؤن ملتان کینٹ	عمر کلیم 0301-7537007
محمد عطاء اللہ خان	جامع مسجد الہدیٰ F/13 شاہ رکن عالم کالونی نیو ملتان	محمد انور وڑائچ 0331-7072121
ڈاکٹر مظہر الاسلام	جامع مسجد قرآن اکیڈمی شیخ کالونی مرکز تنظیم اسلامی وہاڑی	راؤ محمد جمیل 0333-6272595

خلاصۂ تعلیمات قرآن

محمد عرفان بٹ	گلستان میرج کلب معصوم شاہ روڈ ملتان	نوید انجم 0307-7888828
محمد عمر خان	الجنت ہومز، الجنت مسجد سلطان آباد، گل گشت، ملتان	شیخ محمود الحق 0321-7177000
صادق علی چودھری	جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 لیہ	صادق علی 0300-6762276

حلقہ پنجاب شمالی

دورۂ ترجمہ قرآن

خالد محمود عباسی	آصف قرآن کمپلیکس KRL 376 روڈ النور کالونی راولپنڈی	چودھری سلطان احمد 0334-8515715
عادل یامین	جامع مسجد گلزار قائد نزد ائیر پورٹ روڈ راولپنڈی	پروفیسر عثمان خاور 0333-5163746

حلقہ پنجاب شمالی

دورۂ ترجمہ قرآن

خالد محمود عباسی	آصف قرآن کمپلیکس 376 KRL روڈ النور کالونی راولپنڈی	چودھری سلطان احمد 0334-8515715
عادل یامین	جامع مسجد گلزار قائد نزد ائیر پورٹ روڈ راولپنڈی	پروفیسر عثمان خاور 0333-5163746
علاؤالدین خان	اینگلو عریبک سیکنڈری سکول نزد عرشی مسجد بلاک اے سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	راجہ جہانزیب خان 0300-5545542
انجینئر عمیر نواز	گلی نمبر 24A، جامع مسجد الہدیٰ پیپلز کالونی راولپنڈی کینٹ	رؤف اکبر 0333-5127663
شفاء اللہ خان	جامع مسجد عائشہ نزد سی بی گراؤنڈ، بیریئر نمبر 3 واہ کینٹ	طارق نعیم 0300-5369727
عبدالرؤف	زیب ہال نزد طیب سی این جی سٹیشن سکیم تھری چکلالہ راولپنڈی	سلیم احمد گل 0334-5167037
اشتیاق حسین	جامع مسجد طیبہ لالہ زار 1، روز لین نمبر 2 نزد ریلوے لائن راولپنڈی کینٹ	محمد طفیل گوندل 0301-8506647

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

دورۂ ترجمہ قرآن

حافظ ندیم مجید	جامع مسجد العابد وارڈ نمبر 7 حیا تسر روڈ گوجرخان	ندیم مجید 0322-5225354
احمد بلال	مسجد موضع کیال ڈاکخانہ نڑالی تحصیل گوجرخان	احمد بلال 0322 588686
سید محمد آزاد	بمقام گورسیاں ڈاکخانہ جاتلاں تحصیل و ضلع بھمبھر	سید محمد آزاد 0313-5566253
ظفر اقبال	مسجد کچی ڈاکخانہ شکریلہ تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات	ظفر اقبال 0346-7944037
علی اختر اعوان	سیکٹر B/4 Behind سلیکٹ اینڈ سیو شاپنگ سنٹر میرپور	علی اختر اعوان 0322-5828180
ساجد سہیل	گھر میں عصر تا مغرب بذریعہ ویڈیو	

خلاصۂ تعلیمات قرآن

محمد اشرف	ریشم پلازہ، فرسٹ فلور، روم نمبر 5 سول لائین روڈ جہلم	محمد اشرف 0312-6612792
محمد نعمان	مسجد آہیر ڈاکخانہ منہ کسکوال تحصیل گوجرخان	محمد نعمان 0322-5885686
مشتاق حسین	مسجد کرنب کیسوال ڈاکخانہ کرنب بلوچ تحصیل گوجرخان	مشتاق حسین 0321-5564042

احمد بلال	مسجد موضع کیال ڈاکخانہ نڑالی تحصیل گوجرخان	احمد بلال 0322-588686

حلقہ پنجاب شرقی

دورۂ ترجمہ قرآن

سجاد سرور	جامع مسجد فاطمہ المعروف مسجد جامع القرآن گلشن حشمت کالونی ہارون آباد	
پروفیسر محمد اسلم	مسجد جامع القرآن فاروق آباد شرقی گلی نمبر 22 ہارون آباد روڈ بہاولنگر	

خلاصۂ تعلیمات قرآن (بعد نماز فجر)

محمد امین نوشاہی	جامع مسجد بلال گرڈ اسٹیشن چشتیاں	
دانش ولی خان	مسجد یوسف ملز 49 کلومیٹر ملتان روڈ پھولنگر	

مرکز تنظیم اسلامی کی پیش کش

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ

یا دیگر مرکزی ذمہ داران تنظیم

کا

مرکزی خطابِ جمعہ

جو بالعموم تذکیر بالقرآن، حالات حاضرہ پر تبصرے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر مشتمل ہوتا ہے

اب آپ ہر ہفتے اپنی جگہ پر سُن سکتے ہیں

آڈیو کیسٹ کے ساتھ ساتھ
آڈیو سی ڈی میں بھی دستیاب ہے

ممبر بنیں اور استفادہ کریں

سالانہ ممبر شپ فیس 1000 روپے

مرکز تنظیم اسلامی میں نقد، منی آرڈر یا پھر ڈرافٹ کے ذریعے رقم جمع کروائیں اور رسید حاصل کریں

نوٹ: یہی خطاب جمعہ بذریعہ Internet ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org سے براہ راست یا Download کر کے بھی سنا جاسکتا ہے۔

تنظیمِ اسلامی

67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔

مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے

فون نمبرز: 36316638/36366638 فیکس: 36313131

Email:markaz@tanzeem.org